امام احمد رضا قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مخالفین کی نظر میں

مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-2439799 Website : www.ishaateahlesunnat.net - www.ishaateislam.net

نام کتاب : امام احمد رضا قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف : مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

تعداد : 2000

سن اشاعت : صفر المظفر 1428ھ

فروری 2007ء

سلسلہ اشاعت : 154

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

امام احمد رضا قادری، حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مخالفین کی نظر میں

مؤلف

مناظر اسلام، ترجمان مسلک رضا، پاسبان حنفیت

مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام سمندری (فیصل آباد)، 0300-4128993

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، کراچی، فون: 2439799

فہرست

انتساب

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مجدد اعظم کشتۂ عشق رسالت شیخ الاسلام والمسلمین پاسبانِ ناموسِ رسالت امام الشاہ

محمد احمد رضا خان حنفی بریلوی رضی اللہ عنہ کے نام

جنہوں نے تمام بدمذہبوں کے خلاف جہاد فرما کر اہل اسلام کے ایمان کی حفاظت فرمائی..........اور

آفتابِ علم وحکمت منبعِ رُشد وہدایت محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا

ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ العزیز کے نام

جنہوں نے خطۂ پنجاب میں عشق رسول کی دولت کو عام کیا۔

نائب محدث اعظم پاکستان پاسبانِ مسلکِ رضا حامی سنت ماحی بدعت

حضرت مولانا ابو محمد **محمد عبد الرشید** قادری رضوی علیہ الرحمۃ

کے نام جنہوں نے بدمذہبوں کے ردّ کرنے میں فقیر کو خوب دعاؤں سے نوازا۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

خادمِ اہلِ سنت **محمد کاشف اقبال مدنی**

قادری رضوی

پیشِ لفظ

الحمد لله رب العالمين و الصلوٰة و السلام على رسوله الكريم ، اما بعد!

چودہویں صدی کے مجدد، امامِ عشق ومحبت، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی ذات بے شمار خوبیوں کی مالک ہے، آپ نے ہر میدان میں فتوحات کے جھنڈے گاڑے، یہی وجہ تھی کہ آپ علیہ الرحمہ کی ذات سے اغیار بھی متاثر تھے جس کی بنا پر وہ آپ کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

ایک مرتبہ مجھے کسی ساتھی نے بتایا کہ حیدرآباد شہر میں ایک بزرگ مفتی سید محمد علی رضوی صاحب مدظلہ العالی جلوہ افروز ہیں جن کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے لہٰذا فقیر دل میں یہ آرزو لئے کہ اعلیٰ حضرت کا دیدار تو نہ کیا مگر جس نے اعلیٰ حضرت کو دیکھا ہے ان کی آنکھوں کا ہی دیدار ہو جائے، فقیر حیدرآباد اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔

فقیر نے مفتی سید محمد علی رضوی صاحب سے عرض کی جس وقت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا وصال ہوا اس وقت کی کوئی یادگار بات ارشاد فرمائیں، آپ نے فرمایا جس وقت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا وصال ہوا اس وقت میں لاہور میں تھا عین اس وقت دیوبندی اکابر مولوی اشرف علی تھانوی کسی جلسے سے خطاب کر رہا تھا اُس وقت مولوی اشرف علی تھانوی کو یہ اطلاع دی گئی کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بریلی شریف میں وصال فرما گئے ہیں تو اس وقت اُس نے اپنی تقریر روک کر سامعین سے کہا کہ ''اے لوگو! آج سے عاشقِ رسول چلا گیا''۔ جسے اُس وقت کے تمام اخبارات نے شائع کیا، یہ میری زندگی کی یادگار بات ہے جسے میں آج تک نہیں بھلا پایا۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ساری زندگی دشمنانِ اسلام کے لئے شمشیرِ بے نیام بن کر رہے مگر اس کے باوجود باطل نظریات رکھنے والی کئی جماعتوں کے اکابرین نے اعلیٰ حضرت کے متعلق تعریفی کلمات تحریر کئے۔ فقیر یہ سمجھتا ہے کہ یہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کرامت ہے کہ آپ کی قابلیت کو دیکھ کر مخالفین بھی تعریف لکھنے پر مجبور ہو گئے، زیرِ نظر کتاب بھی اسی عنوان پر ہے،

جس میں مؤلف نے مخالفین کے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے متعلق کم وبیش ستر تاثرات جمع کئے ہیں، جن میں دیوبندی، غیر مقلدین اور جماعت اسلامی (مودودی گروپ) کے قائدین، ادیب، علماء، شعراء اور ایڈیٹر حضرات نے اعلیٰ حضرت کے حوالے سے اپنے خیالات اور تاثرات پیش کئے ہیں، اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام سلسلہ اشاعت نمبر 154 میں جمعیت اشاعت اہلسنت نے کیا ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت گزشتہ کئی سالوں سے یہ خدمت انجام دے رہی ہے تاکہ اکابر علماء کی کتابوں کو مفت شائع کر کے عوام اہلسنت کے گھروں تک پہنچایا جائے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام اہلسنّت کے لئے نافع بنائے اور جمعیت اشاعت اہلسنت کو ترقیوں سے ہمکنار فرمائے، آمین ثم آمین

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

تاثرات حضرت علامہ مولانا محمد بخش صاحب مدظلہ العالی

مفتی جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد

مجاہد ملت مناظر اسلام فاضل ذیشان حضرت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی شاکوٹی کے متعلق جہاں تک فقیر کی معلومات کا تعلق ہے نہایت صحیح العقیدہ متصلب سنی حنفی بریلوی ہیں۔ مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام گلستان محدث اعظم پاکستان فیصل آباد کے فارغ التحصیل ہیں مسلک حق اہلسنت و جماعت کے بے باک مبلغ ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرہ رضی اللہ عنہ کے نظریات کے زبردست حامی اور ان پر سختی کے ساتھ کاربند ہیں اور امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے نظریات سے سرمو انحراف کرنے والوں پر سخت تنقید کرتے ہیں۔ وہابیہ دیابنہ کے سخت مخالف ہیں کئی مناظروں میں علمائے وہابیہ اور دیابنہ کو شکست فاش دے چکے ہیں۔ وہابیہ کے خلاف کئی کتابیں مثلاً

(۱) مسائل قربانی اور غیر مقلدین (۲) مسائل رمضان اور بیس تراویح

(۳) وہابیہ کے بطلان کا انکشاف (۴) خطرہ کی لال جھنڈی وغیرہ

تصنیف فرما چکے ہیں۔ بلا وجہ شرعی و بلا ثبوت ان کی ذات کو مشکوک جاننا امانت و دیانت کے خلاف ہے حق تو یہ ہے کہ ایسے نڈر بے باک خطیب و مبلغ کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے نہ کہ ان کی کردار کشی کی جائے اور ان کا حوصلہ پست کیا جائے۔ مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یا اللہ کریم! اس فاضل نوجوان کو استقامت فی الدین عطا فرما اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

الداعی فقیر ابو الصالح محمد بخش

خادم دارالافتآء جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

تقریظ

شرفِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا و مصلیا ومسلما

عزیزِ محترم مولانا محمد کاشف اقبال مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ بحمدہٖ تعالیٰ و تقدس راسخ العقیدہ سنی ہیں، پہلی ملاقات میں انہوں نے ایک مقالہ دکھایا جس کا عنوان تھا ''عقائد اہلِ سنت قرآن وحدیث کی روشنی میں'' اسے میں نے سرسری نظر سے دیکھا تو اس میں قرآن و حدیث کے حوالے بکثرت دکھائی دیئے۔ علمائے اہلسنت، علمائے دیوبند اور اہلحدیث کے بے شمار حوالے دکھائی دیئے، ایک طرف یہ مقالہ دیکھتا اور دوسری طرف اپنے سامنے ایک نوعمر بچے کو دیکھتا تو مجھے یقین نہ آتا کہ یہ اسی نے لکھا ہے، چند سوالوں کے بعد مجھے اطمینان ہو گیا کہ یہ مقالہ اسی ہونہار بچے نے لکھا ہے، ان کا مطالبہ تھا کہ اس پر تقریظ لکھ دیں، مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میں نے اسی وقت تقریظ لکھ دی، اس کے بعد بھی ان سے ملاقاتیں رہیں، انہیں ہمیشہ مسلکِ اہلِ سنت کے تحفظ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے پایا، مخالفین کی کتابوں کا انہوں نے پوری بصیرت کے ساتھ وسیع مطالعہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے۔ اہلِ سنت کے بہت سے نوجوانوں کو یہ جذبہ اور سپرٹ عطا کرے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۱۸، ربیع الاوّل ۱۴۲۵ھ

تقریظ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جمیل رضوی صاحب

صدر مدرس جامعہ انوارِ مدینہ سانگلہ ہل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

اللھم یامن لک الحمد والصلوۃ والسلام علی نبیک محمد وعلی الک نبیک المکرم وعلی اصحابنبیک المکرم اما بعد حتی یمیز الخبیث من الطیب

مولانا کاشف اقبال مدنی قادری رضوی صاحب نے امامِ اہلسنت مجدد دین و ملت امام عاشقاں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام شاہ محمد احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ تعلب وفہم نظریات پر بد مذاہب کے تاثرات اور تحسین امام اہلسنت رحمتہ اللہ علیہ پر دیابنہ و وہابیہ خبیثہ پلیدہ ملحدہ زندیقہ کے عقائدِ باطلہ اور اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق روافض وقیادنہ کے ردّ میں بھی بد مذاہب کی تائیدات مندرج فرمائی ہیں۔ امام اہلسنت رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق نوادر روایات بد مذاہب کی تکفیر و تذلیل پر خود ان کی زبانی نقل فرمائی ہیں۔

اگر وہابیہ و دیابنہ و دیگر بدعقیدہ لوگ تعصب کی عینک اُتار کر مطالعہ کریں تو مشعل راہ ہوگی۔ مدنی قادری رضوی صاحب کا نظریہ عقیدت اہلسنت کے لئے تحفۂ نایاب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تحریر سے اہلسنت کو مستفیض و مستیز فرمائے۔

۰احقر العباد (ابومحمد جیلانی رضوی)

محمد جمیل رضوی

خطیب جامع مسجد مدنی فیصل آباد

وصدر مدرس جامعہ انوارِ مدینہ سانگلہ ہل

۲۳، ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

تقریظ

مناظرِ اہلسنت ابوالحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

حق اور باطل ہمیشہ سے برسرِ پیکار ہیں، جس دور میں بھی باطل نے اپنا سر اُٹھایا تو اہلِ حق نے اپنی ایمانی اور روحانی قوت سے اس سے پنجہ آزمائی کی اور اسے دُم دبا کر بھاگ نکلنے کے لئے مجبور کر دیا ...... ہندوستان میں باطل جب وہابیت و دیوبندیت کی مکروہ شکل میں نمودار ہوا تو اس کی سرکوبی کے لئے دیگر اکابرینِ اہلِ سنت کے علاوہ امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام محمد احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ نے اپنے زورِ قلم سے باطل کے ایوانوں میں زلزلہ بپا کر ڈالا، اور منکرین کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مقابلہ کی جرأت نہ ہو سکی ...... آپ خود فرماتے ہیں۔

کلکِ رضاؔ ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

آپ نے قلیل وقت میں ردّ وہابیت پر اس قدر خدمات دیں ہیں کہ اتنی مدت میں ایک ادارہ اور ایک تنظیم بھی سرانجام دینے سے قاصر ہیں۔

آپ کی تحریک سے ہی مسلمانانِ اہلسنت، وہابی، دیوبندی عقائد سے باخبر ہو کر ان سے نفرت و بیزاری کا اظہار کرنے لگے۔ علماء و مشائخ اہل سنت نے مختلف انداز میں عوام الناس کو ان کے عقائد باطلہ اور افکار فاسدہ سے متعارف کرایا۔ اور اپنے متعلقین و منسلکین کو ان سے اعراض ولاتعلقی کا حکم فرمایا۔

دورِ حاضرہ میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے علماء و مشائخ ان لوگوں کے خیالات فاسدہ کی تغلیط وتردید میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں ...... کیونکہ یہ اس دور کا بہت ہی خطرناک فتنہ ہے ...... لیکن افسوس اس بات کا ہے ان کے افکار ونظریات

کی تردید کی جتنی زیادہ ضرورت ہے ہمارے علماء و مشائخ اتنی ہی زیادہ سستی اور عدم توجہ سے کام لے رہے ہیں۔ اس عمل میں کونسا راز پنہاں ہے اسے وہ حضرات بخوبی سمجھتے ہیں ...... بایں ہمہ دورِ حاضر میں ایسے مجاہدین اسلام بھی موجود ہیں جو سر دھڑ کی بازی لگا کر بھی حق و صداقت کے مبارک علم کو لہرانا چاہتے ہیں۔ انہی خوش نصیب افراد میں ہمارے نڈر محقق، متعدد کتب کے مصنف، مناظر اہلِ سنت، فاتح دیوبندیت حضرت مولانا محمد کاشف اقبال خان مدنی کا بھی شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی پیش نظر کتاب ''امام احمد رضا، مخالفین کی نظر میں'' وقیع دلائل اور صریح حوالہ جات سے اس حقیقت کو ثابت کر دکھایا ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ حق و صداقت اور علم و حکمت کا وہ کوہِ گراں تھے کہ جن کی تعریف میں اپنے تو ایک طرف بیگانے بھی رطب اللسان ہیں اور آپ نے جو اکابرین دیوبند کی تکفیر کی ہے وہ ریت پر اُٹھائے گئے محل کی طرح بے بنیاد نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا مضبوط قلعہ ہے کہ جس کی بنیادیں کبھی لرزہ براندام نہیں ہو سکتیں اور اس کا اعتراف دیوبندی علماء کو بھی تھا ....

بارگاہِ رب العزت میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ حضرت مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس تصنیف کو اہل حق کے لئے باعث تقویت اور اہل باطل کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین۔

العبد الفقیر ابوالحقائق

غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

۱۰ مئی ۲۰۰۴ء

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّـــا بَـعْـدُ ! امامِ اہل سنت مجدد دین وملت کشتۂ عشقِ رسالت شیخ الاسلام والمسلمین امام عاشقان حضرت امام محمد احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ علم و دانش کے سمندر تھے۔ ان کے علم کی ایک جھلک دیکھ کر علمائے عرب وعجم حیران رہ گئے۔

محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے تقریباً تمام علوم وفنون پر اپنی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔

وہ جامع علوم وفنون شخصیت کے مالک تھے۔ محدث بریلوی ایک عقبری شخصیت تھے۔ آپ نے پوری شدت وقوت کے ساتھ بدعات کا ردّ کیا اور احیاء سنت کا اہم فریضہ ادا کیا۔ علماء عرب وعجم نے آپ کو چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا۔

محبت وعشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کا طرۂ امتیاز تھا یہی ان کی زندگی تھی اور یہی ان کی پہچان، وہ خود فرماتے ہیں کہ میرے دل کے دوٹکڑے کیے جائیں تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) لکھا ہوگا آپ کا لکھا ہوا سلام ؎

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پوری دنیا میں پڑھا جاتا ہے۔

آپ کی کتب کی ایک ایک سطر سے عشقِ رسول کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ کے عشقِ رسول کا اپنے ہی نہیں بیگانے بھی موافق ہی نہیں مخالف بھی دل و جان سے اقرار کرتے ہیں۔ آپ نے رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادب گستاخ فرقوں کا پوری قوت سے قلع قمع کرنے کے لئے جہاد فرمایا۔ دیوبندی کوثر نیازی مولوی کے بقول بھی ''جسے لوگ امام احمد رضا بریلوی کا تشدد کہتے ہیں وہ بارگاہِ رسالت میں ان کے ادب واحتیاط کی روش کا نتیجہ ہے۔ آپ کو ہرفن میں کامل دسترس حاصل تھی۔ بلکہ بعض علوم میں آپ کی مہارت حدِ ایجاد تک پہنچی ہوئی تھی''۔

آپ کے رسالہ مبارک الروض البہیج فی آداب التخریج کے متعلق

لکھتے ہیں۔ کہ اگر پیش ازیں کتابے دریں فن نیافتہ شود پس مصنف را موجد تصنیف ہذا می تواں گفت (تذکرہ علمائے ہند فارسی صفحہ ۱۷)

ترجمہ: اگر (فن تخریج حدیث میں) اور کوئی کتاب نہ ہو، تو مصنف کو اس تصنیف کا موجد کہا جا سکتا ہے۔

علم توقیت میں اس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی ملا لیا کرتے تھے وقت بالکل صحیح ہوتا اور ایک منٹ کا بھی فرق نہ ہوتا۔

علم ریاضی میں بھی آپ کو حد سے زیادہ اعلیٰ درجہ کی مہارت حاصل تھی کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ریاضی کے ماہر ڈاکٹر سر ضیاء الدین آپ کی ریاضی میں مہارت کی ایک جھلک دیکھ کر انگشت بدندان رہ گئے۔

علم جفر میں بھی محدث بریلوی علیہ الرحمۃ یگانۂ روزگار تھے۔

الغرض اعلیٰ حضرت محدثِ بریلوی تمام علوم وفنون پر کامل دسترس رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ دینی اور ہر قسم کے علوم وفنون کے ماہر تھے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پاک و ہند کے نابغۂ روزگار فقیہہ، محدث، مفسر اور جامع علوم وفنون تھے۔ مگر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ حضور سیدنا مجددِ اعظم محدث بریلوی جتنی عظیم المرتبت شخصیت تھے آپ اتنے ہی زیادہ مظلوم ہیں اور اس ظلم میں حامی ومخالف سبھی شامل ہیں جو آپ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر انہوں نے آپ کی شخصیت کو عوام کے سامنے اجاگر نہیں کیا۔ آپ کی عظمت پر بہت معمولی کام کیا۔ بلکہ کئی مکار لوگوں نے آپ کا نام لے کر آپ کو ناحق بدنام کیا۔ جتنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے گمراہی اور بدعات کا قلع قمع کیا، اتنا ہی بدعات کو رواج دے کر حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

دوسری طرف آپ کے مخالفین نے اس علمی شخصیت کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ آپ پر بے بنیاد الزامات کے انبار لگا دیئے گویا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی عظیم عبقری شخصیت اپنوں کی سرد مہری اور مخالفین کے

حسد اور بغض وعداوت کا شکار ہو کر رہ گئی اور یہی ایک بہت بڑا المیہ ہے مگر یہ تو واضح ہے کہ حقیقت کو بدلا نہیں جا سکتا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے علمی رعب و دبدبہ کا یہ حال تھا کہ آپ کے کسی مخالف کو آپ سے مناظرے کی جرأت نہ ہو سکی۔ جوں جوں تحقیق ہوئی۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کی شخصیت اپنی اصلی حالت میں نمایاں ہوئی اور ان کے علم وفضل کا چرچا از سر نو شروع ہو گیا اور صرف اپنے ہی نہیں بیگانے بھی حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ آج بھی لوگ آپ کے متعلق عوام کو غلط تاثر دیتے ہیں۔

ہم دیوبندی وہابی مذہب کے اکابرین کے تاثرات اس رسالے میں جمع کر رہے ہیں تا کہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ دیوبندی وہابی جو محدث بریلوی کے متعلق ہرزہ سرائی کرتے ہیں غلط ہے۔ مطالعہ بریلویت وغیرہ کتابیں لکھ کر طوفان بدتمیزی برپا کرنے والے لوگ صرف بہتان تراشی اور بے بنیاد الزامات لگاتے ہیں۔ حقیقت سے ان کا کچھ تعلق نہیں۔ ان لوگوں کو کم از کم اپنے ان اکابرین کے ان اقوال کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ مولیٰ تعالیٰ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے مذہب حقِ اہلِ سنت و جماعت (بریلوی) پر استقامت اسی پر زندگی اور اسی پر موت عطا فرمائے۔ (آمین)

بانی دیوبندی مذہب محمد قاسم نانوتوی

1. دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب (نانوتوی) دہلی تشریف رکھتے تھے۔ اور ان کے ساتھ مولانا احمد حسن امروہوی اور امیر شاہ خان صاحب بھی تھے شب کو جب سونے کے لئے لیٹے تو ان دونوں نے اپنی چارپائی ذرا الگ کو بچھالی، اور باتیں کرنے لگے۔ امیر شاہ خان صاحب نے مولوی صاحب سے کہا کہ صبح کی نماز ایک برج والی مسجد میں چل کر پڑھیں گے، سنا ہے کہ وہاں کے امام قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ارے پٹھان جاہل (آپ میں بے تکلفی بہت تھی) ہم اس کے پیچھے نماز

پڑھیں گے وہ تو ہمارے مولانا (نانوتوی) کی تکفیر کرتا ہے۔ مولانا (نانوتوی) نے سن لیا اور زور سے فرمایا۔ احمد حسین میں تو سمجھا تھا تو لکھ پڑھ گیا ہے مگر جاہل ہی رہا۔ پھر دوسروں کو جاہل کہتا ہے۔ ارے کیا قاسم کی تکفیر سے وہ قابل امامت نہیں رہا میں تو اس سے اُس کی دین داری کا معتقد ہو گیا۔ اس نے میری کوئی ایسی ہی بات سنی ہو گی جس کی وجہ سے میری تکفیر واجب تھی۔ گو روایت غلط پہنچی ہو، تو یہ راوی پر الزام ہے۔ تو اس کا سبب دین ہی ہے اب میں خود اس کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔ غرضیکہ صبح کی نماز مولانا (نانوتوی) نے اس کے پیچھے پڑھی۔ (افاضات الیومیہ ج ۴/ ۳۹۴ طبع ملتان)

نانوتوی صاحب کے نزدیک جاہل تو وہی ہے جو نانوتوی کی تکفیر کرنے والے کو برا کہتا ہے۔ تو بتائیے کہ سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ پر کیا وجہ اعتراض ہے۔

2. تحذیر الناس پر جب مولانا (نانوتوی) پر فتوے لگے، تو جواب نہیں دیا: یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے۔
کہ کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جاتا ہے تو میں کلمہ پڑھتا ہوں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(افاضات الیومیہ، ج ۴ صفحہ ۳۹۵ طبع ملتان، ج ۸ صفحہ ۲۳۸)

الفضل ماشهدت به الاعداء

اب آپ ہی بتائیے کہ حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے جو حکم شرعی واضح کیا۔ اس میں آپ کا کیا قصور ہے؟ ضمناً آپ کو یہ بھی عرض کروں، کہ بانی دیوبند قاسم نانوتوی کی وجہ تکفیر کیا ہے۔ اس لیے کہ دیوبندی حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو نعوذ باللہ مکفر المسلمین کہتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ دیوبندی مذہب کی بنیادی کتب ”تقویۃ الایمان، فتاویٰ رشیدیہ، بہشتی زیور“ وغیرہ سے واقف حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ مکفر المسلمین اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نہیں۔ بلکہ یہی دیوبندی اکابر ہیں۔ ان کے شرک وکفر کے فتوؤں سے کوئی بھی محفوظ نہیں، نہ ہی انبیاء و اولیاء اور نہ ہی کوئی اور، تو لیجئے سنیئے: کہ نانوتوی صاحب کی وجہ تکفیر کیا ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ

بانی دیوبند قاسم نانوتوی نے اہل اسلام کے اجتماعی عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا ہے اور خاتم النبیین کے معنی میں تحریف کی ہے۔ نانوتوی کی چند ایک عبارات ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔

بانی دیوبند قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:

سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتمہ ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔

(تحذیر الناس صفحہ ۳ طبع دیوبند)

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس صفحہ ۲۸ طبع دیوبند)

آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سو آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ (تحذیر الناس صفحہ ۴ طبع دیوبند)

تمام اہل اسلام خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کرتے ہیں اور کرتے رہے مگر نانوتوی نے اسے جاہل عوام کا خیال بتایا۔ یہ تحریف فی القرآن ہے۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی پیدا ہونے کو خاتمیت محمدی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ پڑنا بتایا جو کہ ختم نبوت کا انکار ہے۔ واضح طور پر خاتم النبیین کا ایسا معنی تجویز کیا گیا جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کا رستہ ہموار ہو گیا اور مرزائی اپنی حمایت میں آج بھی تحذیر الناس پیش کرتے ہیں تو دیوبندی اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے ہیں۔ قادیانیوں نے اس پر مستقل رسالہ بھی لکھ کر شائع کیا ہے۔ ''افادات قاسمیہ'' نبوت کی تقسیم بالذات بالعرض نانوتوی کی ایجاد ہے۔

تحذیر الناس کی تمام کفریہ عبارات کی تردید مدلل و مفصل کے لئے غزالی زماں حضرت مولانا احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کی کتاب ''التبشیر برد التحذیر'' شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی علیہ الرحمۃ کی کتاب ''التنویر'' اور ماہنامہ کنز الایمان کا ختم نبوت

نمبر اور راقم الحروف فقیر کی کتاب ''عبارات تحذیر الناس پر ایک نظر'' اور ''مسئلہ تکفیر'' میں ملاحظہ کیجئے اختصار مانع ہے صرف ایک حوالہ دیوبندی مذہب کا ہی حاضر خدمت ہے۔ دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

جب مولانا محمد قاسم صاحب ...... نے کتاب تحذیر الناس لکھی تو سب نے مولانا محمد قاسم صاحب کی مخالفت کی بجز مولانا عبدالحئی صاحب نے۔

(قصص الاکابر صفحہ ۱۵۹ طبع جامعہ اشرفیہ لاہور)

جس وقت مولانا نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحئی صاحب کے۔

(افاضات الیومیہ ج ۵ صفحہ ۲۹۶ طبع ملتان)

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی:

(۱) دیوبندی خواجہ عزیز الحسن مجذوب لکھتے ہیں:

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کی بھی جن کی سخت ترین مخالفت اہل حق سے عموماً اور حضرت والا (تھانوی اشرف علی) سے خصوصاً شہرہ آفاق ہے ان کے بھی برا بھلا کہنے والوں کے جواب میں دیر دیر تک حمایت فرمایا کرتے ہیں اور شد و مد کے ساتھ رد فرمایا کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ان کی مخالفت کا سبب واقعی حب رسول ہی ہو اور وہ غلط فہمی سے ہم لوگوں کو نعوذ باللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخ ہی سمجھتے ہوں۔ (اشرف السوانح ج 1 صفحہ 132، طبع ملتان: اُسوۂ اکابر صفحہ 14 طبع لاہور)

(۲) دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مفتی محمد حسن بیان کرتے ہیں: حضرت تھانوی نے فرمایا، اگر مجھے مولوی احمد رضا صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقعہ ملتا، تو میں پڑھ لیتا۔ (حیات امداد صفحہ 38 طبع کراچی، انوار قاسمی صفحہ 389)

(اسوۂ اکابر صفحہ 15 طبع لاہور، ہفت روزہ چٹان لاہور 10 فروری 1962ء)

(۳) دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں:

میں علماء کے وجود کو دین کی بقاء کے لئے اس درجہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر سارے علماء ایسے مسلک کے بھی ہو جائیں جو مجھ کو کافر کہتے ہیں (یعنی بریلوی

صاحبان) تو میں پھر بھی ان کی بقاء کے لئے دعائیں مانگتا رہوں کیوں کہ گو وہ بعض مسائل میں غلو کریں اور مجھ کو بُرا کہیں، لیکن وہ تعلیم تو قرآن و حدیث ہی کی کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے دین تو قائم ہے۔

(اشرف السوانح ج 1 صفحہ 192، حیات امداد صفحہ 38، اسوۂ اکابر صفحہ 15)

(۴) مزید فرماتے ہیں:

وہ (بریلوی) نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں، ہم پڑھاتے ہیں۔ وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو۔ (افاضات الیومیہ ج 7 صفحہ 56 طبع ملتان)

(۵) وہ ہم کو کافر کہتا ہے ہم اس کو کافر نہیں کہتے۔ (افاضات الیومیہ ج 7 صفحہ 26)

(۶) ایک صاحب نے حضرت (تھانوی) کی خدمت میں ایک مولوی صاحب کا ذکر کیا کہ انہوں نے تو جناب کی ہمیشہ بڑی مخالفت کی، تو بجائے ان کی شکایت کے یہ فرمایا کہ میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں، کہ "شاید ان کی مخالفت کا منشا حب رسول ہو"۔

(افاضات الیومیہ ج 10 صفحہ 245)

(۷) تھانوی صاحب مزید لکھتے ہیں۔

احمد رضا خان (بریلوی) کے جواب میں کبھی (میں نے) ایک سطر بھی نہیں لکھی، کافر خبیث ملعون سب کچھ سنتا رہا۔ (حکیم الامت صفحہ 188 طبع لاہور)

(۸) ایک معروف و مشہور اہل بدعت عالم (احمد رضا بریلوی) جو اکابر دیو بند کی تکفیر کرتے تھے اور ان کے خلاف بہت سے رسائل میں نہایت سخت لفظ استعمال کرتے تھے۔ ان کا ذکر آ گیا تو فرمایا میں سچ عرض کرتا ہوں کہ مجھے ان کے متعلق تعذیب ہونے کا گمان نہیں کیونکہ ان کی نیت ان سب چیزوں سے ممکن ہے کہ تعظیم رسول ہی کی ہو۔ (مجالس حکیم الامت صفحہ 125 طبع کراچی)

(۹) ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں فرمایا حضرت حکیم الامت (تھانوی) ...... نے ہاں (ہو جائے گی) ہم ان کو کافر نہیں کہتے اگر چہ وہ ہمیں کہتے ہیں۔ (قصص الاکابر صفحہ 252 طبع لاہور)

(۱۰) حضرت مولانا احمد رضا خان مرحوم و مغفور کے وصال کی اطلاع حضرت

تھانوی کو ملی، تو حضرت نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر فرمایا:

فاضلِ بریلوی نے ہمارے بعض بزرگوں یا ناچیز کے بارے جو فتوے دیئے ہیں وہ حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جذبے سے مغلوب و مجوب ہو کر دیئے ہیں۔ اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ عند اللہ معذور اور مرحوم و مغفور ہوں گے، میں اختلاف کی وجہ سے خوانخواستہ ان کے متعلق تعذیب کی بدگمانی نہیں کرتا۔

(مسلک اعتدال صفحہ 87 طبع کراچی)

(۱۱) دیوبندی عالم کوثر نیازی لکھتے ہیں:

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے میں نے سنا، فرمایا: جب حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آ کر اطلاع کی مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے جب وہ دعا کر چکے۔ تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا وہ تو عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہیں۔ فرمایا اور یہی بات سمجھنے کی ہے مولانا احمد رضا خان نے ہم پر کفر کے فتوے اس لئے لگائے کہ انہیں یقین تھا کہ ہم نے توہین رسول کی ہے اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے۔

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت صفحہ 7 طبع نارووال)

(روزنامہ جنگ لاہور 3، اکتوبر 1990ء) (روزنامہ جنگ راولپنڈی 10 نومبر 1981ء)

(۱۲) مولانا اشرف علی تھانوی کا قول ہے کہ کسی بریلوی کو کافر نہ کہو اور نہ آپ نے کسی بریلوی کو کافر کہا...... ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت تھانوی ایک بڑے جلسے میں خطاب فرما رہے تھے۔ کہ اطلاع ملی، مولوی احمد رضا بریلوی انتقال کر گئے ہیں۔ آپ نے تقریر کو ختم کر دیا اور اسی وقت خود اور اہل جلسہ نے آپ کے ساتھ مولوی احمد رضا کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ (ہفت روزہ چٹان لاہور 15 دسمبر 1962ء)

(۱۳) مولانا احمد رضا خان بریلوی زندگی بھر انہیں (اشرف علی تھانوی کو) کافر کہتے رہے۔ لیکن مولانا تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد

احترام ہے۔ وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشقِ رسول کی بناء پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں کہا۔ (ہفت روزہ چٹان لاہور 23، اپریل 1962ء)

آج کل دیوبندی مذہب کے لوگ اہلِ سنت کو بدعتی کہتے ہیں، اس کے متعلق بھی اپنے تھانوی صاحب کا فیصلہ سن لیں، تھانوی صاحب فرماتے ہیں:

یہ کیا ضروری ہے کہ جو آپ کے فتوے میں بدعت ہے وہ عند اللہ بھی بدعت ہو یہ تو علمی حدود کے اعتبار سے ہے۔ باقی عشاق کی تو شان ہی جدا ہوتی ہے ان کے اوپر اعتراض ہو ہی نہیں سکتا...... ایسے بدعتیوں کو آپ دیکھیں گے کہ وہ جنت میں پہلے داخل کیے جائیں گے اور لوگ پیچھے جائیں گے۔ (افاضات الیومیہ ج 1 صفحہ 302)

بدعتی بے ادب نہیں ہوتے ان کو بزرگوں سے تعلق ہے۔

(افاضات الیومیہ ج 6 صفحہ 83)

معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کا عشقِ رسول حکیم دیوبند تھانوی کو بھی تسلیم ہے۔ الفضل ماشھدت بہ الاعداء

ضمناً اشرف علی تھانوی کی وجہ تکفیر بیان کرنا بھی ضروری ہے 1901ء میں تھانوی کی کتاب حفظ الایمان شائع ہوئی جس میں مذکور تھانوی نے رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی اس میں یہ بیان کیا، کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پاگلوں گدھوں جانوروں جیسا علم غیب حاصل ہے نعوذ باللہ اصل عبارت یہ ہے۔

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔ (حفظ الایمان صفحہ 8 طبع دیوبند)

تھانوی صاحب سے اس عبارت پر توبہ کا مطالبہ کیا جاتا رہا مگر تھانوی صاحب اپنی اس عبارت پر اڑے رہے۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی نے خطوط لکھے کتابیں شائع کیں مناظرے کے چیلنج کیے، مگر تھانوی صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے بلکہ تھانوی کی زندگی میں اس کے وکیل منظور احمد نعمانی دیوبندی کے ساتھ آفتاب علم و

حکمت منبع رشد و ہدایت محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ محمد سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ کا اسی عبارت کے کفریہ ہونے کے دلائل پر مناظرہ ہوا۔ دیوبندیوں کو عبرتناک شکست ہوئی، مناظرہ بریلی کے نام سے روئیداد دستیاب ہے۔

حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے علمی رعب و دبدبہ کی وجہ سے دیوبندی منظور نعمانی نے مناظروں سے توبہ کر لی: جس کا ثبوت موجود ہے اس عبارت کے کفریہ ہونے کے دلائل ہماری کتاب "آخری فیصلہ" میں ملاحظہ کیجئے، صرف ایک حوالہ حاضر خدمت ہے۔

تھانوی صاحب کے مریدین بھی یہ تسلیم کرتے ہیں اور تھانوی کو ایک خط میں لکھتے ہیں: "الفاظ جس میں مماثلت علمیت غیبیہ محمدیہ کو علوم مجانین و بہائم سے تشبیہ دی گئی ہے جو بادی النظر میں سخت سوء ادبی ہے۔ کیوں ایسی عبارت سے رجوع نہ کر لیا جائے جس میں مخلصین حامئین جناب والا (تھانوی) کو حق بجانب جواب دہی میں سخت دشواری ہوتی ہے۔ وہ عبارات آسمانی و الہامی عبارت نہیں کہ جس کی مصدرہ صورت اور ہیت عبارت کا بحالہ و یا بالفاظہ باقی رکھنا ضروری ہے۔

(تغییر العنوان ملحقہ حفظ الایمان صفحہ 29 طبع شاہکوٹ)

رشید احمد گنگوہی دیوبندی، محمود الحسن دیوبندی، خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی

دیوبندی قطب رشید احمد گنگوہی نے کئی مسائل میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ بعینہٖ درج کیے ہیں اور آپ کے کئی فتاویٰ کی تصدیق کی ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 245 طبع کراچی

کتاب القول البدیع و اشتراط المصر للتجمیع کے صفحہ 24 پر حضور سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا فتویٰ تفصیلی درج ہے اس کی بھی رشید احمد گنگوہی اور دیوبندی مولوی محمود الحسن نے تصدیق کی ہے۔ (ماخوذ اتحاد امت صفحہ 41 طبع راولپنڈی)

لگے ہاتھوں گنگوہی صاحب کے ساتھ دیوبندی محدث خلیل احمد سہارنپوری کی بھی سن لیجئے: لکھتے ہیں:

ہم تو ان بدعتیوں (بزعم دیوبندی) (بریلویوں) کو بھی جو اہل قبلہ ہی جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے۔ (المہند صفحہ 47 طبع لاہور)

اب ان گنگوہی اور انبھٹیوی سہارنپوری کی ہفوات کی بھی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے۔

اولاً: رشید احمد گنگوہی نے خدا تعالیٰ کے لئے کذب کا وقوع مانا نعوذ باللہ اس کی تفصیلی بحث دیوبندی مذہب اور ردشہاب ثاقب میں ملاحظہ ہو۔

ثانیاً: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رحمتہ للعلمین ہونا صفت خاصہ ماننے سے انکار کیا۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 218 مسئلہ امکان کذب خدا کے لئے بیان کیا۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 227) صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والے کو اہل سنت و جماعت بتایا۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 248) **وغیرھم نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔**

خلیل احمد انبھٹیوی نے لکھا، کہ

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی کون سی نص قطعی ہے۔ (براہین قاطعہ صفحہ 55 طبع کراچی)

یعنی حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک علم شیطان کے علم سے کم ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک علم قرآن و حدیث سے ثابت نہیں جبکہ شیطان و ملک الموت کا ثابت ہے نعوذ باللہ حالانکہ شیطان و ملک الموت کے علم محیط زمین کے لئے قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔ اس کے ثبوت کا دعویٰ انکار قرآن و حدیث ہے اور دوسری طرف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسعت علم کے لئے متعدد نصوص موجود ہیں دیکھئے دیوبند کے محدث کا مبلغ علم۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ماننا شرک ہے۔ وہ چیز شیطان کے لئے ماننا عین ایمان کیسے ہے۔ شرک بہر حال شرک ہوتا ہے مخلوق میں ایک کے لئے شرک ہو دوسرے کے لئے وہی عین ایمان ہو یہ دیوبند کے محدث کی نرالی رگ

ہے۔ گویا شیطان کو نعوذ باللہ خدا کے مدمقابل کھڑا کر دیا ہے۔

قارئین کرام! براہین قاطعہ تحذیر الناس، حفظ الایمان کی عبارات ہم نے بعینہ نقل کر دی ہیں، بتایئے ان عبارات میں رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان میں ایسی ناپاک توہین و بے ادبی ہے کہ کسی علانیہ کافر نے بھی نہ کی ہو یہی توہین و بے ادبی دیوبندی مذہب میں ایمان ہے۔ یہ صرف میرا دعویٰ زبان ہی نہیں دیوبند کے حکیم اشرف علی تھانوی کی زبانی سن لیجئے لکھتے ہیں:

وہابی کا مطلب ومعنی بے ادب با ایمان بدعتی کا مطلب با ادب بے ایمان افاضات الیومیہ ج 4 صفحہ 89 الکلام الحسن ج 1 صفحہ 57، اشرف اللطائف صفحہ 38، آپ انصاف کیجئے۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے اگر ان گستاخ بے ادب لوگوں کا ردّ کیا تکفیر کی رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور پیار کا یہی تقاضا تھا۔ اس میں تو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وکیل ہیں اور یہ دیوبندی وہابی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ و مدمقابل ہیں صرف ہم ان لوگوں سے اتنا ہی کہتے ہیں:

نہ تم توہین یوں کرتے نہ ہم تکفیر یوں کرتے
نہ کھلتے راز تمہارے۔ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

دیوبندی محدث انور شاہ کشمیری

(۱) دیوبند کے محدث انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

جب بندہ ترمذی شریف اور دیگر کتب احادیث کی شروح لکھ رہا تھا۔ تو حسب ضرورت احادیث کی جزئیات دیکھنے کی ضرورت درپیش آئی تو میں نے شیعہ حضرات و اہل حدیث حضرات و دیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں مگر ذہن مطمئن نہ ہوا۔ بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی کتابیں دیکھیں تو میرا دل مطمئن ہو گیا کہ اب بخوبی احادیث کی شروح بلا جھجک لکھ سکتا ہوں۔ تو واقعی بریلوی حضرات کے سرکردہ عالم مولانا احمد رضا خان صاحب کی تحریریں شستہ اور مضبوط

ہیں جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خان صاحب ایک زبردست عالم دین اور فقیہہ ہیں۔

(رسالہ دیوبند صفحہ 21 جمادی الاول 1330ھ بحوالہ طمانچہ صفحہ 39، سفید و سیاہ صفحہ 114)

(۲) فیض مجسم مولانا محمد فیض احمد اویسی صاحب کے بقول لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں مقیم قاضی اللہ بخش صاحب کہتے ہیں: جب میں دارالعلوم دیوبند میں پڑھتا تھا۔ تو ایک موقع پر حاضر و ناظر کی نفی میں مولوی انور شاہ کشمیری صاحب نے تقریر فرمائی کسی نے کہا، کہ:

مولانا احمد رضا خان تو کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں، مولوی انور شاہ کشمیری نے ان سے نہایت سنجیدگی سے فرمایا کہ پہلے احمد رضا تو بنو تو پھر یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔ (امام احمد رضا اور علم حدیث صفحہ 83 طبع لاہور)

(۳) مختار قادیانی نے اعتراض کیا کہ علماء بریلوی علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور علمائے دیوبند علمائے بریلوی پر، اس پر (انور شاہ) صاحب (کشمیری) نے فرمایا، میں بطور وکیل تمام جماعت دیوبند کی جانب سے گزارش کرتا ہوں کہ حضرات دیوبند ان (بریلویوں) کی تکفیر نہیں کرتے۔

(ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 69 طبع ملتان، حیات انور شاہ صفحہ 323)

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 8 نومبر 1976ء، حیات امداد صفحہ 39)

دیوبندی شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی

(۱) دیوبند کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خان کو تکفیر کے جرم میں بُرا کہنا بہت ہی بُرا ہے کیونکہ وہ بہت بڑے عالم اور بلند پایۂ محقق تھے۔ مولانا احمد رضا خان کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

(رسالہ ہادی دیوبند صفحہ 20 ذوالحج 1369ھ بحوالہ سفید و سیاہ صفحہ 116، طمانچہ صفحہ 41-42)

(۲) مزید لکھتے ہیں:

ہم ان بریلویوں کو بھی کافر نہیں کہتے جو ہم کو کافر بتلاتے ہیں۔

(الشہاب صفحہ 20، تالیفات عثمانی صفحہ 522 طبع لاہور، حیات امداد صفحہ 39)

مناظر دیوبند مرتضیٰ حسن چاندپوری

دیوبند کے مشہور مناظر اور ناظم تعلیمات دیوبند مولوی مرتضیٰ حسن چاندپوری رقمطراز ہیں:

بعض علمائے دیوبند کو خان بریلوی (احمد رضا) یہ فرماتے ہیں: وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں جانتے، چوپائے مجانین کے علم کو آپ کے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) علم کے برابر کہتے ہیں۔ شیطان کے علم کو آپ کے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) علم سے زائد کہتے ہیں، لہٰذا وہ کافر ہیں۔ تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ خان صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے۔ لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے یہ عقائد بے شک کفریہ عقائد ہیں .... اگر (احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے۔ جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا، تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔

(اشد العذاب صفحہ 12، صفحہ 13 طبع دیوبند)

دیوبندی شیخ الادب اعزاز علی

دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی لکھتے ہیں:

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، کہ ہم دیوبندی ہیں اور بریلوی علم و عقائد سے ہمیں کوئی تعلق نہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی یہ احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے۔ تو وہ احمد رضا خان بریلوی ہے کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خان کو جسے ہم آج تک کافر بدعتی اور مشرک کہتے رہے ہیں بہت وسیع النظر اور بلند خیال، علو ہمت، عالم دین صاحب فکر و نظر پایا ہے۔ آپ کے دلائل قرآن و سنت سے متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ ہیں۔ لہٰذا میں آپ کو مشورہ دوں گا اگر آپ کو کسی مشکل مسئلہ جات میں کسی قسم کی الجھن درپیش ہو، تو آپ بریلی میں جا

کرمولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی سے تحقیق کریں۔

(رسالہ النور تھانہ بھون صفحہ 40 شوال المکرّم 1342ھ بحوالہ طمانچہ صفحہ 40 سفید وسیاہ صفحہ 114)

دیوبندی فقیہہ العصر مفتی کفایت اللہ دہلوی

دیوبندی مذہب کے فقیہہ العصر مفتی کفایت اللہ دہلوی کہتے ہیں:
اس میں کلام نہیں کہ مولانا احمد رضا خان کا علم بہت وسیع تھا۔

(ہفت روزہ ہجوم نئی دہلی امام احمد رضا نمبر، 2 دسمبر 1988ء صفحہ 6 کالم 4 بحوالہ سرتاج الفقہاء صفحہ 3)

مفتیٔ اعظم دیوبند مفتی محمد شفیع (آف کراچی)

دیوبند کے مفتی اعظم محمد شفیع دیوبندی آف کراچی لکھتے ہیں:
مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے متعلقین کو کافر کہنا صحیح نہیں ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج 2 صفحہ 142 طبع کراچی)

یہی مفتی محمد شفیع اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ کے مرید صادق اجمل العلما حضرت علامہ مفتی محمد اجمل سنبھلی علیہ الرحمۃ کے رسالہ ''اجمل الارشاد فی اصل حرف الضاد'' پر تبصرہ کرتے ہوئے انہیں یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

حامداً و مصلیاً اما بعد! احقر نے رسالہ ھذا علاوہ مقدمات کے بتمامہا مطالعہ کیا اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ اپنے موضوع میں بے نظیر رسالہ ہے خصوصاً حرف ضاد کی تحقیق بالکل افراط وتفریط سے پاک ہے اور نہایت بہتر تحقیق ہے مؤلف علامہ نے متقدمین کی رائے کو اختیار فرما کر ان تمام صورتوں میں فساد صلوٰۃ کا حکم دیا ہے جن میں تغیر فاحش معنیٰ میں ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں احقر کا خیال بتعاُللا کابر یہ ہے کہ اپنے عمل میں تو متقدمین ہی کے قول کو اختیار کرنا چاہیے۔

کتبہ: احقر محمد شفیع غفرلہٗ خادم دارالافتاء دارلعلوم دیوبند یو۔پی۔(ہند)

(فتاویٰ دارلعلوم دیوبند ج2 ص306)

دیوبندی شیخ التفسیر محمد ادریس کاندھلوی

(۱) دیوبند کے شیخ التفسیر مولوی محمد ادریس کاندھلوی کے متعلق دیوبندی عالم کوثر

نیازی لکھتے ہیں:

میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی ...... سے لیا ہے۔ کبھی کبھی اعلیٰ حضرت (احمد رضا بریلوی) کا ذکر آ جاتا تو مولانا (ادریس) کاندھلوی فرمایا کرتے۔ مولوی صاحب (اور یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو انہی فتوؤں کے سبب ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ احمد رضا خان تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا۔ تم نے سمجھا، کہ انہوں نے توہین رسول کی ہے۔ تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی۔

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت صفحہ 7، روزنامہ جنگ لاہور 03-10-1990)

(۲) کسی نے مولوی محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی سے سوال کیا کہ ترمذی میں ایک حدیث آتی ہے۔ جس کی رُو سے اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کافر کہے۔ تو اس کا کفر خود کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ بریلوی مکتب فکر والے بہت سے علماء دیوبند کو کافر کہتے ہیں۔ اس حدیث کی رو سے ان کا کفر خود بریلوی پر لوٹا اور وہ کافر ہوئے۔ اس پر مولانا ادریس کاندھلوی نے جواب دیا۔ ترمذی کی حدیث تو صحیح ہے۔ مگر آپ اس کا مطلب صحیح نہیں سمجھے، حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ وہ مسلمان دیدہ و دانستہ کافر کہے۔ تو اس کا کفر کہنے والے پر لوٹے گا۔ جن بریلوی علماء نے بعض دیوبندی علماء کو کافر کہا تو انہوں نے دیدہ دانستہ ایسا نہیں کہا۔ بلکہ ان کو غلط فہمی ہوئی۔ جس کی بنا پر انہوں نے ایسا کہا۔ انہوں نے منشا تکفیر یہ تجویز کیا کہ ان دیوبندی علماء نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کی ہے اگرچہ ان کا یہ خیال درست نہیں...... خود دیوبندی علماء کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے مگر چونکہ جن بریلوی علماء نے بعض دیوبندی علماء کی تکفیر اس بنیاد یعنی توہین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزعومہ پر بربناء غلط فہمی کی ہے اس لیے یہ کفر ان (بریلوی) تکفیر کرنے والوں پر نہ لوٹے گا۔ ویسے بھی ہم (دیوبندی) جواباً ان

(بریلوی) کی تکفیر کا طریقہ اختیار نہیں کرتے۔ (تذکرہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی صفحہ 105)

قارئین کرام! ہم نے یہ حوالہ صرف دیوبندی اکابر کے براعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور دوسرے علماء اہل سنت بریلوی کی عدم تکفیر کی وجہ سے نقل کیا ہے۔ باقی جہاں تک مسئلہ تکفیر میں اہلِ سنت کے علماء کو غلط فہمی ہونے اور نعوذ باللہ کسی مسلمان کو کافر کہنے کا مسئلہ ہے یہ کاندھلوی کی جہالت اور بددیانتی ہے چند ایک کفریہ عبارات دیوبندی اکابر کی ہم گزشتہ صفحات میں نقل کر چکے ہیں۔ کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو کر اگر ان عبارات کو پڑھے تو وہ دیوبندی علماء کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا اور تھانوی نے بے ادبی کو ایمان اور ادب کو بے ایمانی کہا حوالہ گزر چکا ہے تو بتایئے ایک طرف تو یہ لوگ رسول کائنات نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک شان رفیع میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ دوسری طرف لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

ان عبارات مذکورہ کا کفریہ وغلط ہونا دلائل قاہرہ سے ثابت ہے اور آج تک کسی دیوبندی مولوی ومناظر میں جرأت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ میدانِ مناظرہ میں آکر اپنا ایمان ثابت کر سکے پھر یہ کس منہ سے ان عبارات کو اسلام قرار دیتے ہیں۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

ان عبارات کے متعلق خود یہی ادریس کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں:

میں صراط مستقیم، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، رسالہ الامداد اور مرثیہ محمود الحسن نامی کتابوں کے مصنفین اور علمائے دیوبند کا عقیدت مند ہوں لیکن ان کی عبارات میرے دل کو نہیں لگ سکی ہیں۔ (ماہنامہ تجلی دیوبند اگست دسمبر 1957ء بحوالہ دیوبندی مذہب صفحہ 574)

ایسے دیگر دیوبندی علماء کے حوالے فقیر کے پاس ریکارڈ میں موجود ہیں غور کیجئے ادریس کاندھلوی کہتے ہیں۔ یہ عبارات دل کو بھی نہیں لگ سکیں۔ مگر پھر بھی میں ان کا عقیدت مند ہوں گویا ان کا تعلق خدا کے محبوب رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں بلکہ ان مولویوں سے ہی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ایسی بے وفائی کون کرسکتا ہے؟ صرف یہی دیوبندی وہابی! اعلیٰ حضرت فاضل

بریلوی علیہ الرحمہ نے اس قسم کی منافقانہ نمائشی کلمہ گوئی کے متعلق کیا خوب فرمایا ہے۔

ذیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی

سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

گویا یہ لوگ زبان سے تو کلمہ پڑھتے ہیں مگر دل کے کافر ہیں۔ جو ان کے اقرار سے بھی ثابت ہوگیا۔

باقی جہاں تک حدیث کی روشنی میں کسی مسلمان کو کافر کہنے کا تعلق ہے۔ تو واضح رہے کہ علمائے اہلِ سنت نے کبھی کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا۔ بلکہ جو خود رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان رفیع میں توہین وتنقیص کریں ان کے کفر کی نشان دہی کی ہے جیسا کہ باحوالہ گزر چکا ہے اگر مسلمانوں کو کافر ومشرک کہنا ہی دیکھنا ہے تو دیوبندی اپنے بڑوں کی کتب تقویۃ الایمان، بہشتی زیور، فتاویٰ رشیدیہ اور جواہر القرآن دیکھ لیں اور شرم کریں اور ڈوب مریں۔

وہ قصے اور ہوں گے جن کو سن کر نیند آتی ہے

تڑپ اٹھو گے کانپ اٹھو گے سن کر داستان اپنی

سیّد سلیمان ندوی

لکھتے ہیں: اس احقر نے مولانا احمد رضا صاحب بریلوی کی چند کتابیں دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ کی خیرہ ہو کر رہ گئیں، حیران تھا کہ واقعی مولانا بریلوی صاحب مرحوم کی ہیں جن کے متعلق کل تک یہ سنا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں اور صرف چند فروعی مسائل تک محدود ہیں مگر آج پتہ چلا، کہ نہیں ہرگز نہیں یہ اہل بدعت کے نقیب نہیں بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکالر اور شاہکار نظر آتے ہیں۔ جس قدر مولانا مرحوم کی تحریروں میں گہرائی پائی جاتی ہے اس قدر گہرائی تو میرے استاد مکرم جناب مولانا شبلی صاحب اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ...... اور حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی اور حضرت مولانا شیخ التفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں جس قدر مولانا بریلوی کی تحریروں کے اندر ہے۔

(ماہنامہ ندوہ اگست 1931ء صفحہ 17 بحوالہ طمانچہ ص 35,36 سفید وسیاہ صفحہ 112)

شبلی نعمانی دیوبندی:

مولوی شبلی نعمانی دیوبندی لکھتے ہیں:

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی جو اپنے عقائد میں سخت ہی متشدد ہیں مگر اس کے باوجود مولانا صاحب کا علمی شجر اس قدر بلند درجہ کا ہے کہ اس دور کے تمام عالم دین اس مولوی احمد رضا خان صاحب کے سامنے پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس احقر نے بھی آپ کی متعدد کتابیں دیکھیں ہیں۔

(رسالہ ندوہ اکتوبر 1914ء صفحہ 17 بحوالہ طمانچہ صفحہ 34)

ابوالحسن علی ندوی:

مولوی ابوالحسن ندوی دیوبندی لکھتے ہیں:

فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر جوان (فاضل ومحدث بریلوی) کو عبور حاصل تھا۔ اس زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ (نزہت الخواطر ج 8 صفحہ 41 طبع حیدرآباد)

عبدالحیؒ رائے بریلوی:

عبدالحیؒ لکھتے ہیں۔

(محدث بریلوی نے) علوم پر مہارت حاصل کر لی اور بہت سے فنون بالخصوص فقہ واصول میں اپنے ہم عصر علماء پر فائق ہو گئے۔ (نزہۃ الخواطر ج 8 صفحہ 38)

معین الدین ندوی

لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خان مرحوم صاحب علم ونظر مصنفین میں سے تھے۔ دینی علوم خصوصاً فقہ وحدیث پر ان کی نظر وسیع اور گہری تھی مولانا نے جس دقت نظر اور تحقیق کے ساتھ علماء کے استفسارات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں اس سے ان کی جامعیت علمی بصیرت قرآنی استحضار ذہانت اور طباعی کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے ان کے عالمانہ محققانہ فتاویٰ مخالف وموافق ہر طبقہ کے مطالعہ کے لائق ہیں۔

(ماہنامہ معارف اعظم گڑھ ستمبر 1949ء بحوالہ سفید وسیاہ ص 115,114)

عبدالماجد دریا آبادی:

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مولوی عبدالماجد دریا آبادی نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مولانا عبدالعلیم میرٹھی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور یوں کہا کہ انصاف کی عدالت کا فیصلہ یہ ہے ...... مولانا عبدالعلیم میرٹھی مرحوم ومغفور نے اس گروہ (بریلوی) کے ایک فرد ہو کر بیش بہا تبلیغی خدمات انجام دیں۔

(ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ 25، اپریل 1956ء بحوالہ سوئے منزل راولپنڈی اپریل 1982ء 57)

سعید احمد اکبر آبادی:

دیوبندی مشہور عالم سعید احمد اکبر آبادی لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا صاحب بریلوی ..... ایک زبردست صلاحیت کے مالک تھے ان کی عبقریت کا لوہا پورے ملک نے مانا۔

(ماہنامہ برہان دہلی اپریل 1974ء بحوالہ امام احمد رضا اور ردِ بدعات ومنکرات صفحہ 34)

زکریا شاہ بنوری:

دیوبندی مولوی محمد یوسف بنوری آف کراچی کے والد زکریا شاہ بنوری دیوبندی نے کہا اگر اللہ تعالیٰ ہندوستان میں (مولانا) احمد رضا بریلوی کو پیدا نہ فرماتا تو ہندوستان میں حنفیت ختم ہو جاتی۔ (بحوالہ سفید وسیاہ صفحہ 116)

حسین علی واں بھچروی:

دیوبندی مذہب کے شیخ القرآن غلام اللہ خان، دیوبندی محدث سرفراز گکھڑوی کے استاد اور دیوبندی قطب رشید احمد گنگوہی کے شاگرد مولوی حسین علی نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے یہ بریلی والا (احمد رضا) پڑھا لکھا تھا علم والا تھا۔

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ ستمبر 1987ء صفحہ 73)

غلام رسول مہر:

مشہور متعصب وہابی مؤرخ مولوی غلام رسول مہر لکھتے ہیں:

احتیاط کے باوجود نعت کو کمال تک پہنچانا واقعی اعلیٰ حضرت (بریلوی) کا کمال ہے۔ (1857ء کے مجاہد صفحہ 211)

ماہر القادری:

جماعت اسلامی (مودودی گروپ) کے مشہور شاعر ماہر القادری لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خان بریلوی مرحوم دینی علوم کے جامع تھے دینی علم وفضل کے ساتھ شیوہ بیان شاعر بھی تھے۔ اور ان کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ مجازی راہ سخن سے ہٹ کر صرف نعت رسول کو اپنے افکار کا موضوع بنایا۔ مولانا احمد رضا خان کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خان بہت بڑے خوش گو شاعر تھے اور مرزا داغ سے نسبت تلمذ رکھتے تھے۔ مولانا احمد رضا خان کی نعتیہ غزل کا یہ مطلع

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں　　　تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جب استاد مرزا داغ کو حسن بریلوی نے سنایا تو داغ نے بہت تعریف کی اور فرمایا کہ مولوی ہو کر اچھے شعر کہتا ہے۔ (ماہنامہ فاران کراچی ستمبر 1973ء)

ایک اور شمارے میں لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خان بریلوی نے قرآن کا سلیس رواں ترجمہ کیا ہے۔

...... مولانا صاحب نے ترجمہ میں بڑی نازک احتیاط برتی ہے ...... مولانا صاحب کا ترجمہ خاصا اچھا ہے ...... ترجمہ میں اردو زبان کے احترام پسندانہ اسلوب قائم رہے۔ (ماہنامہ فاران کراچی مارچ 1976ء)

عظیم الحق قاسمی:

عظیم الحق قاسمی فاضل دیوبند لکھتے ہیں:

ہوسکتا ہے کہ آپ کو اس بات کا علم ہو کہ (مدرسہ) دیوبند میں اعلیٰ حضرت یا ان سے تعلق رکھنے والے رسائل و کتب نہیں پہنچتے، نہ ہی وہاں طلبہ کو اجازت ہوتی ہے۔ بلکہ دیکھنا جرم سے کم نہیں۔ میں بھی وہیں (دارالعلوم دیوبند) کا فارغ التحصیل ہوں، وہاں سے مجھ کو بریلویوں سے نفرت ان کی کتابوں سے عداوت دل میں پرورش پائی،

اس لیے میں کبھی ان کی کتب سے استفادہ نہیں کر سکا۔ قاری چونکہ نیا رسالہ ہے اور ظاہراً یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ بریلویوں کا رسالہ ہے...... اس سبب سے میں نے قاری کا مطالعہ کیا اور (مولانا احمد رضا) فاضل بریلوی نے شمع رسالت کی جو ضیا پاشی کی ہے۔ اس کا ادنیٰ حصہ پہلی مرتبہ "قاری" کے ذریعے نظر نواز ہوا جس نے میرے دل کی دنیا کو بدل ڈالا۔ ابھی تو صرف ایک فتویٰ نے اعلیٰ حضرت کے عشق رسول ﷺ کا مجھ کو معترف کر دیا یہ پورا فتویٰ حب رسول کا ایک گلدستہ ہے میں اپنے دل کے حالات ان لفظوں میں بیان کروں گا، کہ اگر ہمارے علماء دیوبند تنگ نظری اور تعصب کو ہٹادیں تو شاید مولانا اسماعیل سے لے کر ہنوز سب فاضل بریلوی کے شاگردوں کی صف میں نظر آئیں گے۔ (ماہنامہ قاری دہلی اپریل 1988ء)

احسن نانوتوی:

دیوبندی مولوی احسن نانوتوی نے مولانا نقی علی خان (والد گرامی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی) کو عیدگاہ بریلی سے پیغام بھجوایا کہ میں نماز پڑھنے کے لئے آیا ہوں پڑھانا نہیں چاہتا۔ آپ تشریف لایئے جسے چاہے امام کر لیجئے۔ میں اس کی اقتداء میں نماز پڑھوں گا۔ (مولانا احسن نانوتوی صفحہ 87 طبع کراچی)

نوٹ:- اس کتاب پر مشہور دیوبندی اکابر کی تصدیقات موجود ہیں۔ جن میں مفتی محمد شفیع آف کراچی اور قاری طیب دیوبندی شامل ہیں۔

ابوالکلام آزاد:

وہابیہ دیوبندیہ کے مذہب کے امام ابوالکلام آزاد نے کہا۔ مولانا احمد رضا خان ایک سچے عاشق رسول گزرے ہیں، میں تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ ان سے توہین نبوت ہو۔ (بحوالہ امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں صفحہ 96)

فخر الدین مراد آبادی:

مولوی فخر الدین مراد آبادی دیوبندی نے کہا، کہ:

مولانا احمد رضا خان سے ہماری مخالفت اپنی جگہ تھی مگر ہمیں ان کی خدمت پر بڑا ناز ہے۔ غیر مسلموں سے ہم آج تک بڑے فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتے تھے کہ دنیا بھر کے علوم اگر کسی ایک ذات میں جمع ہو سکتے ہیں۔ تو وہ مسلمان ہی کی ذات ہو سکتی ہے۔ دیکھ لو مسلمانوں ہی میں مولوی احمد رضا خان کی ایسی شخصیت آج بھی موجود ہے جو دنیا بھر کے علوم میں یکساں مہارت رکھتی ہے ہائے افسوس کہ آج ان کے دم کے ساتھ ہمارا یہ فخر بھی رخصت ہو گیا۔

(بحوالہ سفید و سیاہ صفحہ 116)

عبدالباقی دیوبندی:

صوبہ بلوچستان کے دیوبندی مذہب کے مشہور عالم مولوی عبدالباقی جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں:

واقعی اعلیٰ حضرت مفتی صاحب قبلہ اسی منصب کے مالک ہیں۔ مگر بعض حاسدوں نے آپ کے صحیح حلیہ اور علمی تبحر طاقِ نسیان میں رکھ کر آپ کے بارے میں غلط اوہام پھیلا دیا ہے جس کو ناآشنا قسم کے لوگ سن کر صید وحشی کی طرح متنفر ہو جاتے ہیں اور ایک مجاہد عالم دین مجدد وقت ہستی کے بارے میں گستاخیاں کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ علمیت میں وہ ایسے بزرگوں کے عشر عشیر بھی نہیں ہوں گے۔

(فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں صفحہ 17)

عطاء اللہ شاہ بخاری:

تحریک ختم نبوت کے دوران قاسم باغ ملتان کے ایک جلسہ میں دیوبندی امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا، کہ:

بھائی بات یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب قادری کا دماغ عشقِ رسول سے معطر تھا اور اس قدر غیور آدمی تھے کہ ذرہ برابر بھی توہین الوہیت و رسالت کو برداشت نہیں کر سکتے تھے پس جب انہوں نے ہمارے علماء دیوبند کی کتابیں دیکھیں تو ان کی نگاہ علماء دیوبند کی بعض ایسی عبارات پر پڑی کہ جن میں سے انہیں توہین رسول

نی لوآئی ... انہوں نے محض عشق رسول کی بناء پر ہمارے ان دیوبندی علماء کو کافر کہہ دیا۔ وہ یقیناً اس میں حق بجانب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں آپ بھی سب مل کر کہیں مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ سامعین سے کئی مرتبہ رحمتہ اللہ علیہ کے ... یہ الفاظ کہلوائے۔

(ماہنامہ جناب عرض رحیم یار خان غزالی دوراں نمبر جلد نمبر 1 شمارہ 10، 1990ء، ص 46-245)

محمد شریف کشمیری:

خیر المدارس ملتان کے صدر مدرس دیوبندی شیخ المعقولات مولوی محمد شریف کشمیری نے مفتی غلام سرور قادری کو ایک مباحثہ میں مخاطب کر کے کہا کہ:

تمہارے بریلویوں کے بس ایک عالم ہوئے ہیں اور وہ مولانا احمد رضا خان، ان جیسا عالم ہم نے بریلویوں میں نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے وہ اپنی مثال آپ تھا اس نے مخالف علماء کو دنگ کر دیا ہے۔ (الشاہ احمد رضا بریلوی ص 82 طبع مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

مفتی محمود دیوبندی

جمعیت علماء اسلام کے بڑے مشہور دیوبندی عالم مفتی محمود نے کہا کہ میں اپنے عقیدت مندوں پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر انہوں نے بریلوی حضرات کے خلاف کوئی تقریر یا ہنگامہ کیا تو میرا ان سے کوئی تعلق نہیں رہے گا اور میرے نزدیک ایسا کرنے والا نظام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہو گا۔

(روزنامہ آفتاب ملتان، مارچ 1979ء)

ایک صاحب دیوبندی مزید لکھتے ہیں:

لائق صد احترام اساتذہ (دیوبندی) میں سے کسی نے بھی تو دوران اسباق بریلوی مکتب فکر سے نفرت کا اظہار نہیں کیا۔ مفتی (محمود) صاحب نے فرمایا میرے اکابرین نے اس (بریلوی) فرقہ پر کوئی فتویٰ فسق کے علاوہ کا نہیں دیا میرا بھی یہی خیال ہے۔

(سیف حقانی صفحہ 79)

بانی تبلیغی جماعت محمد الیاس:

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس کے متعلق محمد عارف رضوی لکھتے ہیں:

کراچی میں ایک عالم دین نے جن کا تعلق مسلک دیوبند سے تھا۔ فرمایا تھا، کہ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا محمد الیاس صاحب فرماتے تھے۔ اگر کسی کو محبت رسول سیکھنی ہوتو مولانا (احمد رضا) بریلوی سے سیکھے۔

(بحوالہ امام احمد رضا فاضل بریلوی اور ترک موالات صفحہ 100)

حافظ بشیر احمد غازی آبادی:

لکھتے ہیں: ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ حضرت فاضل بریلوی نے نعت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں شریعت کی احتیاط کو ملحوظ نہیں رکھا، یہ سراسر غلط فہمی ہے جس کا حقائق سے دور کا بھی تعلق نہیں ہم اس غلط فہمی کی صحت کے لئے آپ کی ایک نعت نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں۔

سرور کہوں کہ مالک ومولا کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کیوں تجھے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کی کیسی فصیح و بلیغ تائید ہے جتنی بار پڑھیئے کہ ''خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے'' دل ایمانی کیفیت سے سرشار ہوتا چلا جائے گا۔

(ماہنامہ عرفات لاہور، اپریل 1970ء صفحہ 31-30)

عبدالقدوس ہاشمی دیوبندی:

سید الطاف علی کی روایت کے مطابق مولوی عبدالقدوس ہاشمی دیوبندی نے کہا کہ قرآن پاک کا سب سے بہتر ترجمہ مولانا احمد رضا خان کا ہے جو لفظ انہوں نے ایک جگہ رکھ دیا ہے اس سے بہتر لفظ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

(خیابان رضا صفحہ 121، طبع لاہور)

ابوالاعلی مودودی:

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی لکھتے ہیں۔

مولانا احمد رضا خان صاحب کے علم وفضل کا میرے دل میں بڑا احترام ہے فی الواقع وہ علوم دینی پر بڑی نظر رکھتے تھے۔ اور ان کی فضیلت کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جوان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ نزاعی مباحث کی وجہ سے جو تلخیاں پیدا ہوئیں وہی دراصل ان کے علمی کمالات اور دینی خدمات پر پردہ ڈالنے کی موجب ہوئیں۔

(ہفت روزہ شہاب 25 نومبر 1962ء بحوالہ سفید وسیاہ صفحہ 112)

ملک غلام علی:

مودودی جماعت کے ذمہ دار فرد اور خود مودودی کے مشیر جسٹس ملک غلام علی لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب کے بارے میں اب تک ہم لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں۔ ان کی بعض تصانیف اور فتاویٰ کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں نے ان کے یہاں پائی وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشق خدا اور رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔

(ارمغان حرم لکھنؤ صفحہ 14 بحوالہ سفید وسیاہ صفحہ 114)

خیل العلماء مولانا خلیل اشرف صاحب علیہ الرحمۃ نے یہی عبارت مودودی کا قول میں لکھی ہے۔ (ہفت روزہ شہاب 25 نومبر 1962ء بحوالہ طمانچہ صفحہ 42)

منظور الحق:

جماعت اسلامی کے مشہور صحافی منظور الحق لکھتے ہیں:

جب ہم امام موصوف (فاضل بریلوی) کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اپنی علمی فضیلت اور عبقریت کی وجہ سے دوسرے علماء پر اکیلا ہی بھاری ہے۔ (ماہنامہ حجاز جدید نئی دہلی جنوری 1989ء صفحہ 54 بحوالہ سفید وسیاہ صفحہ 117)

جعفر شاہ پھلواری:

لکھتے ہیں: جناب فاضل بریلوی علوم اسلامیہ تفسیر حدیث وفقہ پر عبور رکھتے

تھے منطق فلسفے اور ریاضی میں بھی کمال حاصل تھا۔

عشقِ رسول کے ساتھ ادب رسول میں اتنے سرشار تھے کہ ذرا بھی بے ادبی کی برداشت نہ تھی، کسی بے ادبی کی معقول توجیہ اور تاویل نہ ملتی، تو کسی اور رعایت کا خیال کیے بغیر اور کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی پرواہ کیے بغیر دھڑلے سے فتویٰ لگا دیتے

انہیں حب رسول (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) میں اتنی زیادہ فسطاہت حاصل تھی کہ غلو کا پیدا ہو جانا بعید نہ تھا۔ تقاضائے ادب نے انہیں بڑا احساس بنا دیا تھا اور اس احساس میں جب خاصی نزاکت پیدا ہو جائے تو مزاج میں تخت گیری کا پہلو بھی پایا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اگر بعض بے ادبانہ کلمات کو جوش توحید پر محمول کیا جا سکتا ہے تو تکفیر کو بھی محبت و ادب کا تقاضا قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس لیے فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کو میں اس معاملے میں معذور سمجھتا ہوں لیکن یہ حق صرف اس کے لئے مخصوص جانتا ہوں جو فاضل موصوف (محدث بریلوی) کی طرح فنافی الحب والادب ہو۔

(بحوالہ سفید و سیاہ صفحہ 6 تا 115)

مفتی انتظام اللہ شہابی

لکھتے ہیں حضرت مولانا احمد رضا خان مرحوم اس عہد کے بڑے عالم تھے۔ جزئیات فقہ میں یدطولیٰ حاصل تھا۔ ترجمہ کلام مجید (کنزالایمان) و فتاوی رضویہ وغیرہ کا مطالعہ کر چکا ہوں، مولانا کا نعتیہ کلام پر اثر ہے۔ ہمارے دوست ڈاکٹر سراج الحق پی ایچ ڈی تو مولانا کے کلام کے گرویدہ تھے اور مولانا کو عاشق رسول سے خطاب کرتے ہیں۔ مولانا کو دینی معلومات پر گہری نظر تھی۔

(مقالات یوم رضا ج 2 صفحہ 70 طبع لاہور)

عامر عثمانی دیوبندی.

ماہنامہ تجلی دیوبند کے ایڈیٹر عامر عثمانی لکھتے ہیں

مولانا احمد رضا خان اپنے دور کے بڑے عالمِ دین اور مدبر تھے۔ گو انہوں

نے علمائے دیوبند کی تکفیر کی مگر اس کے باوجود بھی ان کی علمیت اور تدبر و افادیت بہت بڑی ہے..... جو بات ان کی تحریروں میں پائی جاتی ہے وہ بہت ہی کم لوگوں میں ہے کیونکہ ان کی تحریریں علمی و فکری صلاحیتوں سے معمور نظر آتی ہیں۔

(ماہنامہ ہادی دیوبند صفحہ 17 محرم الحرام 1360ھ بحوالہ طمانچہ صفحہ 41)

حماد اللہ بالیجوی دیوبندی:

کہتے ہیں:

ان (بریلویوں) کی برائی میری مجلس میں ہرگز نہ کرو وہ حب رسول ہی کی وجہ سے ہمارے (دیوبندیوں کے) متعلق غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور 11 مئی 1962ء)

خیر المدارس ملتان:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے اہلِ سنت والجماعت دریں امر کہ مسائل متنازعہ فیہا مابین الدیوبندیہ و بریلویہ میں علماء بریلوی اور ان کے ہم عقیدہ لوگوں کو کافر کہنا صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح نہیں تو پھر ایک جماعت کثیرہ علماء کی جو کہ اپنے آپ کو علمائے دیوبند کی طرف منسوب کرتی ہے اور اپنی تحریر و تقریر میں اس امر کی تشریح کرتی ہے کہ ایسے عقیدے (بریلوی) لوگ پکے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں، جو ایسے عقیدہ والوں و ان کے عقیدہ پر مطلع ہونے کے باوجود کافر نہ کہے، انہیں بھی ایسا ہی کافر کہتی ہے کیا علماء دیوبند اس امر میں متفق ہیں یا نہیں؛ الخ

الجواب: جو لوگ اہل بدعت (بریلوی) (بزعم دیوبندی) کو کافر کہتے ہیں، یہ ان کا ذاتی مسلک ہے۔ تکفیر مبتدعہ (بریلویہ) کو علماء دیوبند کی طرف منسوب کرنا بہتان صریح ہے۔ حضرات علماء دیوبند کا مسلک ان کی تصنیفات اور رسائل سے واضح ہے۔ انہوں نے ہمیشہ مسائل تکفیر مسلم کے بارہ میں کافی احتیاط سے کام لیا ہے۔ مرزائیت اور روافض کے علاوہ اہل بدعت (بریلوی) (بزعم دیوبندی) کو انہوں نے کافر نہیں کہا۔

(خیر الفتاوی ج 1 صفحہ 148 طبع ملتان)

توجہ اس امر پر رہی کہ قرآن مجید کے ان بعض الفاظ جو عربی اور اردو زبان میں مختلف مفہوم رکھتے ہیں کا ایسا ترجمہ کیا جائے کہ غیر مسلم ان پر جو اعتراض کرتے ہیں اس کی نوبت ہی نہ آنے پائے بلاشبہ بعض الفاظ کے ترجمہ کی حد تک وہ (فاضل بریلوی) کامیاب بھی رہے۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور 22 ستمبر 1989ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ دسمبر 1989ء)

ابوسلیمان اور ابوالکلام آزاد:

ابوسلیمان شاہجہان پوری لکھتے ہیں۔

مولانا (احمد رضا بریلوی) مرحوم بڑے ذہین اور الطباع تھے فکر و عقائد میں ایک مخصوص رنگ کے عالم تھے اور زندگی کے روایتی طریقے کو پسند کرتے تھے۔ عوام میں آپ کے عقائد کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ حتیٰ کہ آپ کی نسبت سے بریلوی اور بریلویت کے الفاظ ایک طبقہ خیال اور مسلک خاص کے لئے عام طور پر استعمال کیے جانے لگے۔ مولانا بریلوی ایک اچھے نعت گو تھے۔ سیرت نبوی سیرت اصحاب و اہل بیت تذکار اولیاء کرام تفسیر حدیث فقہ نیز مسائل نزاعیہ وغیرہ میں آپ کی تصنیفات و تالیفات ہیں۔

مولانا [illegible] اور مولانا احمد رضا خاں میں کسی قسم کے ذاتی یا علمی تعلقات نہ تھے لیکن مولانا آزاد بایں ہمہ (مولانا احمد رضا خان کے ان کے والد مولانا خیر الدین سے تعلقات تھے) بے حد احترام کرتے تھے۔ (مکاتیب ابوالکلام آزاد صفحہ 313)

کوثر نیازی دیوبندی

لکھتے ہیں

بریلی میں ایک شخص پیدا ہوا جو نعت گوئی کا امام تھا اور احمد رضا خان بریلوی اس کا نام تھا ان سے ممکن ہے بعض پہلوؤں میں لوگوں کو اختلاف ہو۔ عقیدوں میں اختلاف ہو۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عشقِ رسول ان کی نعتوں میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے (کوثر نیازی بحوالہ تقریب اشاعت ارمغان نعت کراچی صفحہ 29، 1975ء)

مزید لکھتے ہیں

بریلوی مکتب فکر کے امام مولانا احمد رضا خان بریلوی بھی بڑے اچھے واعظ تھے ان کی امتیازی خصوصیت ان کا عشق رسول ہے جس میں سرتاپا ڈوبے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کا نعتیہ کلام بھی سوز و گداز کی کیفیتوں کا آئینہ دار ہے اور مذہبی تقریبات میں بڑے ذوق و شوق اور احترام سے پڑھا جاتا ہے۔ (انداز بیان ص 90-89)

دیوبندی مولوی کوثر نیازی نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے متعلق ایک تفصیلی مضمون قلمبند کیا ہے جو روزنامہ جنگ لاہور میں شائع ہوا۔

وہابی ترجمان ہفت روزہ الاسلام لاہور

لکھتا ہے

ہمیں ان (احمد رضا بریلوی) کی ذہانت و فطانت سے انکار نہیں ہے ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ بالکل اوائل عمر میں ہی علوم دینیہ سے فارغ التحصیل ہو کر مسند درس و افتاد کی زینت بن گئے تھے۔

(ہفت روزہ الاسلام لاہور 23 جون 1976ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ اپریل 1976ء)

وہابی ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور

لکھتا ہے

بریلوی کا ذبیحہ حلال ہے کیونکہ اہل قبلہ مسلمان ہے۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور 20 [illegible] 1959ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ فروری 1976ء)

ہفت روزہ خدام الدین لاہور۔

دیوبندی ترجمان لکھتا ہے

فتاویٰ رضویہ از مولانا امام احمد رضا خان بریلوی۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور 7 ستمبر 1962ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ 1976ء)

وہابی ترجمان المنبر لائل پور

لکھتا ہے

مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ترجمہ (قرآن، کنزالایمان) کو اعلیٰ

مقام حاصل ہے۔ (المنبر لائل پور 6 صفر المظفر 1386ھ بحوالہ رضائے مصطفیٰ فروری 1976ء)

محمد متین خالد:

دیوبندی مذہب کی تنظیم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے محمد متین خالد لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی مقتدر علماء روزگار سے تھے۔ مختلف موضوعات پر ان کی تقریباً ایک ہزار کے قریب تصانیف بیش بہا علمی ورثے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بالخصوص فتاویٰ رضویہ موجودہ دور کا علمی شاہکار ہے۔ اعلیٰ حضرت کی پوری زندگی عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عبارت تھی۔ عشقِ رسول کی لازوال دولت نے ہی ان کی نعتیہ شاعری کو فکر وفن کی بلندیوں پر پہنچایا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی شرک وبدعت کے خلاف شمشیر بے نیام تھے ایک سازش کے تحت ان کی اصل تعلیمات کو قفل لگا کر عوام الناس سے ہمیشہ کے لئے چھپا دیا گیا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ جب بھی ان کی اصل تعلیمات کو بیان کیا جاتا ہے تو آدمی ششدر رہ جاتا ہے کہ کیا واقعی یہ اعلیٰ حضرت کا فرمان ہے اس لحاظ سے مولانا احمد رضا خان بریلوی کی شخصیت بے حد مظلوم ہے باثر سومناتی علماء سو اور ابن الوقت مشائخ اعلیٰ حضرت کے کندھے پر اپنی ذاتی اغراض اور دنیاوی مفادات کی بندوق رکھ کر بدعات کی ایمان شکن گولیاں چلاتے رہتے ہیں اور پھر زہریلے پراپیگنڈے کے ذریعے اس کا الزام اعلیٰ حضرت پر تھوپ دیا جاتا ہے۔

(عاشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امام احمد رضا اور حدائق بخشش صفحہ 6 تا 7)

ماہنامہ معارف اعظم گڑھ:

مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی اپنے وقت کے زبردست عالم ومصنف اور فقیہہ تھے۔ انہوں نے چھوٹے بڑے سینکڑوں فقہی مسائل سے متعلق رسالے لکھے ہیں قرآن کا سلیس ترجمہ بھی کیا ہے۔ ان علمی کارناموں کے ساتھ ہزار ہا فتوؤں کے جواب بھی انہوں نے دیئے ہیں۔ فقہ اور حدیث پر ان کی نظر بڑی وسیع ہے۔

(ماہنامہ معارف (ندوی) اعظم گڑھ فروری 1962ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ مئی 1982ء)

مفتی ابوالبرکات:

وہابیہ کے احسان الٰہی ظہیر وغیرہ کے استاد مولوی ابوالبرکات احمد لکھتے ہیں:

بریلوی کا ذبیحہ حلال ہے کیونکہ وہ اہل قبلہ مسلمان ہیں۔

(فتاویٰ برکاتیہ صفحہ 178 طبع گوجرانوالہ)

اہل حدیث سوہدرہ:

نماز باجماعت (بریلوی کی اقتداء میں) ادا کر لینی چاہیے، یہ لوگ اہل اسلام سے ہیں، رشتہ ناطہ میں کوئی حرج نہیں۔ (اہل حدیث سوہدرہ جلد 15 شمارہ 20 بحوالہ فتاویٰ علمائے حدیث/ ج2 صفحہ 243 طبع لاہور)

ثناء اللہ امرتسری:

وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا بریلوی مرحوم مجدد مائۃ حاضرہ۔

(فتاویٰ ثنائیہ/ ج1 صفحہ 263-64 طبع لاہور)

وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری مزید لکھتے ہیں:

امرتسر میں ..... اَسی سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے۔ جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔ (شمع توحید صفحہ 53 طبع لاہور صفحہ 40 طبع امرتسر وسرگودھا)

نوٹ:۔ اب بعد کے ایڈیشنوں سے مذکورہ عبارت نکال دی گئی ہے۔ دیکھئے۔

مکتبہ قدوسیہ لاہور اور اہلحدیث ٹرسٹ کراچی کی شائع کردہ شمع توحید۔

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی:

دیوبندی شیخ القرآن غلام اللہ خان کی زیر سرپرستی شائع ہونے والا دیوبندی ترجمان لکھتا ہے:

(دیگر مترجمین کا نام لینے کے بعد مولانا احمد رضا خان بریلوی کے) قرآن کے ترجمے کو اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ (ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی جون 1964ء صفحہ 24)

مولوی محمد یسٰین دیوبندی/ حافظ حبیب اللہ ڈیروی:

دیوبندی مولوی محمد حسین نیلوی اور مولوی محمد امیر بندیالوی کے تربیت یافتہ مولوی محمد یسین آف راولپنڈی لکھتے ہیں

محقق العصر جناب اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلی کا فتویٰ کیا ڈاکٹری ادویات کا استعمال کرنا جائز ہے؟

الجواب: انگریزی دوائی استعمال کرنا حرام ہے۔ (ملفوظات) بتائیے متقی پرہیز گار صوفیا کدھر گئے؟ اعلیٰ حضرت کتنے تقویٰ پر فتوی دیتے تھے۔ (صدائے حق 2/صفحہ 20)

دیوبندی حافظ حبیب اللہ ڈیروی جو نہایت متعصب و معاند ہیں نے بھی حضور اعلیٰ حضرت کو اعلیٰ حضرت ہی تسلیم کیا ہے۔ مذکورہ بالا عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اس جاہل کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا فتویٰ مطلق انگریزی دواؤں سے متعلق نہیں بلکہ رقیق دواؤں کے بارے میں ہے۔

(قہر حق ج 1 صفحہ 42 طبع ذیرہ اسمٰعیل خان)

احسانِ الٰہی ظہیر

وہابیہ کے علامہ احسان الٰہی ظہیر نے سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف تکوسات اور مغلظات کا مجموعہ ایک کتاب البریلویت لکھی ہے جس میں جھوٹ بولنے میں شیطان کو بھی مات کر دیا مگر اس میں بھی وہ لکھنے پر مجبور ہے کہ

انما حديدة من حيث النشاءة والاسم، ومن فرق شبه القارة من حيث التكوين والمية ولكنها قديمة من حيث الافكار والعقائد۔ (البریلویۃ صفحہ 7)

ترجمہ: یہ جماعت (بریلوی) اپنی پیدائش اور نام اور برصغیر کے فرقوں میں سے اپنی شکل وشباہت کے لحاظ سے اگرچہ نئی ہے لیکن افکار اور عقائد کے اعتبار سے قدیم ہے۔

معلوم ہوا کہ مولانا احمد رضا بریلوی کسی مذہب کے بانی نہیں اور بریلویت نہ ہی کوئی نیا مذہب ہے نہ ہی کوئی نیا فرقہ۔

نوٹ:۔ مذکور کذاب کی کذب و افتراء پر مبنی کتاب مذکورہ کا مولانا محمد عبد الحلیم شرف قادری صاحب نے تحقیقی وتنقیدی جائزہ لکھا ہے۔

وہابیہ کے مولوی حنیف یزدانی:

لکھتے ہیں۔

شاہ احمد رضا خان بریلوی نے اپنے دور کی ہر قسم کی خرابیوں اور گمراہیوں کے خلاف پوری قوت سے علمی جہاد کیا ہے جس پر آپ کی تصانیف شاہد ہیں مولانا موصوف نے اپنے فتاویٰ میں جہاں جہاں اصلاح عقائد پر بہت زیادہ زور دیا ہے وہاں اصلاح اعمال پر بھی پوری توجہ دی ہے۔

(تعلیمات شاہ احمد رضا خان بریلوی، ص 1-2 مطبوعہ لاہور)

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی:

یہ صاحب بھی پی ایچ ڈی ہیں جھوٹ میں انہوں نے پی ایچ ڈی کی ہے۔ ڈاکٹر خالد محمود نے کذب و افتراء کا مجموعہ کتاب مطالعہ بریلویت لکھی ہے، جس میں ڈاکٹر خالد محمود نے اعلیٰ حضرت پر خدا تعالیٰ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کرام صحابہ کرام اہل بیت عظام کی توہین کا الزام لگایا، اعلیٰ حضرت پر قادیانیت اور شیعیت کا بھی الزام لگایا نعوذ باللہ مگر اس کے باوجود بھی لکھنے پر مجبور ہیں۔ مولوی احمد رضا خان صاحب نے جب علماء دیوبند کو کافر کہا تو علماء دیوبند نے خان صاحب کو جواباً کافر نہ کہا جب ان سے کہا گیا کہ آپ انہیں کافر کیوں نہیں کہتے تو انہوں نے کہا کہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے الزامات میں ہم پر جھوٹ باندھا ہے۔ جھوٹ اور بہتان باندھنا گناہ اور فسق تو ہے مگر کفر ہرگز نہیں لہٰذا ہم اس مفتری کو کافر نہیں کہتے۔

(مطالعہ بریلویت/ ج 1 صفحہ 278)

یہی ڈاکٹر صاحب اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

ہمارے اکابر کی تحقیق کے مطابق بریلویوں پر حکم کفر نہیں ہے اور دار العلوم دیوبند نے انہیں ہرگز کافر قرار نہیں دیا۔ (عبقات صفحہ 154)

اولاً: عبارات مذکورہ سے ہمارا مدعا صرف یہ ہے کہ آج دیوبندی ہم اہلِ سنت و جماعت پر کفر و شرک کے فتوے لگاتے پھرتے ہیں کہ ان کو اپنے ان اکابر کی اُن عبارات کو دیکھ شرم کرنی چاہیے۔

ثانیاً: جہاں تک ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے اکابرین دیوبند پر جھوٹے الزامات لگائے۔ نعوذ باللہ۔ یہ ان کا بہت بڑا جھوٹ اور بد دیانتی ہے۔ حضور سیدی اعلیٰ حضرت نے جن دیوبندی اکابرین اور ان کی عبارات متنازعہ پر حکم تکفیر لگایا۔ وہ کتب آج بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ اور وہ عبارات توہین آمیز آج بھی ان کی کتب میں بدستور موجود ہیں اور پھر انہی عبارات مذکورہ پر عرب و عجم کے علماء نے کفر کے فتوے لگائے۔ (دیکھئے حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ)

لہٰذا ان دیوبندیوں کا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر جھوٹ اور بہتان کا الزام لگانا خود بہت بڑا جھوٹ اور بہتان ہے نہ جانے ان دیوبندیوں کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی، مزید تفصیل کے طالب مولانا محمد عبدالحکیم شاہجہان پوری علیہ الرحمۃ کی کتاب کلمۂ حق اور راقم کی کتاب مسئلہ تکفیر ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) نوٹ:۔ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی کذب و افتراء پر مبنی کتاب مطالعہ بریلویت کا مجاہد اہلِ سنت مولانا محمد حسن علی رضوی آف میلسی محاسبہ دیوبندیت کے نام سے جواب تحریر فرما رہے ہیں اس کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

(۲) مولانا سید بادشاہ تبسم شاہ بخاری صاحب نے بھی مطالعہ بریلویت کے جواب میں ماہنامہ القول السدید لاہور میں پانچ قسطیں بنام ''ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی ایمان سوز فریب کاریاں'' تحریر فرمائی ہیں۔

قاضی شمس الدین درویش:

مفتی کفایت اللہ دہلوی کے شاگرد اور مولوی عبداللہ دیوبندی کنڈیاں کے خلیفہ قاضی شمس الدین درویش لکھتے ہیں:

فن فتویٰ نویسی کا مسلمہ اصول ہے، کہ سوال کا جواب سوال کے مضمون کے

مطابق ہوا کرتا ہے جیسا سوال ہو گا جواب اس کے مطابق ہو گا۔ ادھر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی بیک وقت شیخ طریقت بھی تھے، معلم شریعت بھی تھے، مقرر اور خطیب بھی تھے، عالم اور طبیب بھی تھے، بے حد مصروف الاوقات بھی تھے۔ (غلغلہ بر زلزلہ صفحہ 24)

اکرم اعوان، حافظ عبدالرزاق:

دیوبندی تنظیم الاخوان کے بانی اکرم اعوان کی زیرِ سرپرستی نکلنے والے رسالہ میں ہے:۔

شعر در اصل ہے اپنی حسرت سنتے ہی دل میں اتر جائے

اہل دل اور اہل درد اور اہل صفا کی نعتوں میں یہ اثر لازماً پایا جاتا ہے کہ ان کی نعتوں کے پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی محبت ضرور پیدا ہو جاتی ہے خواہ کسی درجے کی ہو اور اس درجے کا انحصار پڑھنے والے کے خلوص پر ہے۔ اب ہم چند ایسی نعتیں درج کرتے ہیں۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی 1340ھ

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

(ماہنامہ المرشد چکوال اکتوبر 1984ء)

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی:

دیوبندی ترجمان لکھتا ہے:

صورت مسئولہ میں خلل اندازی نماز کے متعلق حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے ذاتی مذہب کے متعلق دریافت کیا گیا ہے ان کا ذاتی مذہب کوئی خود ساختہ نہیں بلکہ مسئلہ مذکورہ، میں ان کا مذہب وہی جو ان کے امام مستقل مجتہد مطلق امام الفقہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

(ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست 1975ء)

مفتی عبدالرحمٰن آف جامعہ اشرفیہ لاہور:

لکھتے ہیں تمام اہلِ سنت و الجماعت خواہ دیوبندی ہو خواہ بریلوی قرآن و

سنت کے علاوہ فقہ حنفی میں بھی شریک ہیں...... دیوبندی بریلوی کے پیچھے نماز پڑھ لے کیوں کہ دونوں حنفی ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور 28 اپریل 1990ء)

یہی مولوی عبدالرحمٰن اشرفی مہتمم اشرفیہ لاہور روزنامہ پاکستان کے سنڈے ایڈیشن میں انٹرویو دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

بریلوی حضرات سے مجھے بڑی محبت ہے۔ اس لئے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق ہیں۔ چنانچہ بریلوی عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے مجھے پیارے لگتے ہیں۔

(روزنامہ پاکستان سنڈے ایڈیشن ہفت روزہ ''زندگی'' یکم تا 7 اگست 2004ء)

(بحوالہ رضائے مصطفےٰ ﷺ رجب المرجب 1425ھ مطابق ستمبر 2004ء)

قارئین کرام!

یہ سراسر جھوٹ ہے کہ دیوبندی اہلِ سنت ہیں اس لیے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والا سنی نہیں ہوسکتا۔ دیوبندیوں سے ہمارا اصولِ اختلاف ہی تو یہی ہے تفصیل گذشتہ اوراق میں گزر چکی ہے اور جہاں تک ان کے حنفی ہونے کا دعویٰ ہے تو یہ بھی صرف ایک دھوکہ ہے انہوں نے تو امام اعظم سے بیزاری ظاہر کی ہے ثبوت ملاحظہ ہو انور شاہ کشمیری دیوبندی کے متعلق دیوبندی ترجمان لکھتا ہے، کہ میں نے شام سے لے کر ہند تک اس (انور کشمیری) کی شان کا کوئی محدث و عالم نہیں پایا...... اگر میں قسم کھاؤں کہ یہ (کشمیری) امام اعظم ابوحنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو میں اس دعویٰ میں کاذب نہ ہوں گا۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور 18 دسمبر 1964ء)

دیوبندی مناظر یوسف رحمانی نے لکھا ہے، کہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ اگر امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان بھی قرآن وحدیث کے معارض ہوگا ہم اس کو بھی ٹھکرا دیں گے۔

(سیف رحمانی صفحہ 71)

یہ ہے دیوبندیوں کی حنفیت اور یہ کہ دیوبندیوں کے نزدیک حضرت امام اعظم کے بعض اقوال قرآن وحدیث سے متصادم بھی ہیں۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

دیوبندی اکابر تو حنفیت کے دفاع کو عمر کا ضیاع قرار دیتے رہے ہیں۔

مفتی دیوبند محمد شفیع آف کراچی لکھتے ہیں: قادیان کے جلسہ کے موقع پر نماز فجر کے وقت حاضر ہوا۔ تو دیکھا، کہ حضرت (انور شاہ) کشمیری سر پکڑے مغموم بیٹھے ہیں میں نے پوچھا کہ حضرت کیسا مزاج ہے کہا ہاں ٹھیک ہی ہے۔ میاں مزاج کیا پوچھتے ہو عمر ضائع کر دی میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی ساری عمر علم کی خدمت میں۔ دین کی اطاعت میں گزری ہے ہزاروں آپ کے شاگرد علماء ہیں مشاہیر ہیں جو آپ سے مستفید ہوئے اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی تو کس کی عمر کام میں لگی؟ فرمایا: میں تمہیں صحیح کہتا ہوں عمر ضائع کر دی۔ میں نے عرض کیا حضرت بات کیا ہے فرمایا ہماری عمر کا ہماری تقریروں کا ہماری ساری کدوکاوش کا یہ خلاصہ رہا ہے کہ دوسرے مسلکوں پر حنفیت کی ترجیح قائم کر دیں۔ امام ابوحنیفہ کے مسائل کے دلائل تلاش کریں اور دوسرے آئمہ کے مسائل پر آپ کے مسلک کی ترجیح ثابت کر دیں یہ رہا ہے محور ہماری کوششوں کا تقریروں کا اور علمی زندگی کا اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کی: الخ۔ (وحدت امت صفحہ 18)

قارئین کرام! انصاف سے کہیے ان دلائل کی بناء پر تو یہ ثابت ہو گیا کہ ان دیوبندیوں کا اپنے کو حنفی مذہب کا ٹھیکیدار کہنا ان کا دھوکہ اور فراڈ ہے۔

امام احمد رضا بریلوی کا ردّ شیعیت کرنا

علماءِ دیوبند کی زبانی

آج کل دیوبندی علماء نے یہ پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے کہ مولانا احمد رضا بریلوی شیعہ تھے نعوذ باللہ حالانکہ یہ سفید جھوٹ ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے شیعہ پر کفر و ارتداد واضح بیان کیا ہے۔ شیعہ کے کسی اہلِ سنت سے اختلافی مسئلے کی حمایت کبھی نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ ان کی تردید کی ہے۔

دیوبندیوں میں اگر کوئی مائی کا لعل اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی معتمد کتب

سے شیعہ سے اہلِ سنت کے کسی اختلافی مسئلے کی حمایت ثابت کر دے تو ہم اسے منہ مانگا انعام دیں گے۔ **هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔**

دوسری طرف دیوبندی اکابر کی شیعیت نوازی ان کی کتب سے ثابت ہے۔

یہاں تک کہ ان کے اکابر صحابۂ کرام کی تکفیر کرنے والے کو سنت جماعت سے خارج نہیں مانتے، شیعہ کی امداد ان سے نکاح ان کے ذبیحہ حلال ہونے تعزیہ کی اجازت کے فتوے دیتے ہیں۔

نوٹ:۔ تفصیل کے لئے مولانا غلام مہر علی صاحب کی کتاب دیوبندی مذہب کا مطالعہ سود مند رہے گا۔

دیوبندیوں کو تو اپنے اکابر کے فتاویٰ پڑھ کر ڈوب مرنا چاہیے۔ اب ہم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا بانگِ دُہل شیعیت کی تردید کرنا دیوبندی علماء کی زبانی بیان کرتے ہیں۔

عبدالقادر رائے پوری دیوبندی:

مولوی محمد شفیع نے کہا کہ یہ بریلوی بھی شیعہ ہی ہیں یونہی حنفیوں میں گھس آئے ہیں (عبدالقادر رائے پوری نے) فرمایا یہ غلط ہے۔ مولوی احمد رضا خان صاحب شیعہ کو بہت بُرا سمجھتے تھے۔ بانس بریلی میں ایک شیعہ تفضیلی تھے۔ ان کے ساتھ مولوی احمد رضا خان صاحب کا ہمیشہ مقابلہ رہتا تھا۔ (حیات طیبہ صفحہ 232 طبع لاہور)

نوٹ:۔ تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب علمائے دیوبند کی شیعیت نوازی ملاحظہ فرمائیں۔ (فقیر مدنی)

حق نواز جھنگوی دیوبندی:

دیوبندی امیر عزیمت بانی نام نہاد سپاہ صحابہ حق نواز جھنگوی فرماتے ہیں کہ علامہ (احمد رضا) بریلوی جن کا قائد جن کا راہنما بلکہ بقول بریلوی علماء کا مجدد احترام کے ساتھ نام لوں گا۔ احمد رضا بریلوی اپنے فتاویٰ رضویہ میں اور اپنے مختصر رسالے ردّ رفض میں تحریر کرتے ہیں: شیعہ اثنا عشری بدترین کافر ہیں اور الفاظ یہ ہیں کہ شیعہ بڑا ہو یا

چھوٹا مرد ہو یا عورت شہری ہو یا دیہاتی کوئی بھی ہو لاریب ولاشک قطعاً خارج از اسلام ہیں اور صرف اتنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے اور لکھتے ہیں۔

من شک فی کفره وعذابه فقد کفر

ترجمہ: جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

یہ فتویٰ مولانا احمد (رضا) خان بریلوی کا ہے جو فتویٰ رضویہ میں موجود ہے۔

بلکہ احمد رضا خان نے تو یہاں تک شیعہ سے نفرت دلائی ہے کہ ایک شخص پوچھتا ہے کہ اگر شیعہ کنویں میں داخل ہو جائے۔ تو کنویں کا سارا پانی نکالنا ہے یا کچھ ڈول نکالنے کے بعد کنویں کا پانی پاک ہو جائے گا...... اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

کنویں کا سارا پانی نکال دیں تب کنواں پاک ہو گا۔ اور وجہ لکھتے ہیں کہ شیعہ سنی کو ہمیشہ حرام کھلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اس سے اور کچھ بھی نہ ہو سکا۔ تب بھی وہ اہلِ سنت کے کنویں میں پیشاب ضرور کر آئے گا۔ اس لیے اس کنویں کا سارا پانی نکال دینا لازمی اور ضروری ہے......... مولانا احمد رضا خان بریلوی نے بھی شیعہ کا کفر بیان کیا ہے اور کھل کر بیان کیا ہے۔

(حق نواز جھنگوی کی 15 تاریخ ساز تقریریں صفحہ 13 تا صفحہ 15 / صفحہ 224 طبع لاہور
خطباتِ جھنگوی ج اوّل ص 278)

احمد رضا خان بریلوی شیعوں کو کافر کہتے ہیں۔ (حوالہ بالا صفحہ 142)

نوٹ:- یاد رہے کہ اس کتاب مذکورہ کا پیشِ نظر دیوبندی مولوی ضیاء القاسمی نے لکھا ہے۔

ضیاء الرحمٰن فاروقی اور نام نہاد سپاہ صحابہ:

دیوبندی مذہب کے مشہور متعصب مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی اپنی تقاریر میں کہتے رہے کہ مولوی احمد رضا بریلوی کے شیعہ ہونے پر میرے پاس ستائیس دلائل موجود ہیں۔ نعوذ باللہ۔

الٰہی آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑا کاذب پر

مگر پھر سپاہ صحابہ (نام نہاد) کے سٹیج سے شیعہ کو کافر کہنے کے لئے اعلیٰ حضرت

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ہی نام لیتے رہے کہ لوگو! اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا فتویٰ ہے کہ شیعہ کافر ہیں۔

ہم یہ کہتے ہوئے حق بجانب ہیں: یہ سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی زندہ کرامت ہے کہ جو فاروقی (بزعم خود) اعلیٰ حضرت کو شیعہ کہتا تھا۔ اب وہی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے حوالے سے شیعہ کو کافر قرار دیتا ہے۔ اب مذکورہ مولوی کی تحریر بھی ملاحظہ ہو۔

دیوبندی مولوی ضیاء الرحمان فاروقی لکھتے ہیں:

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ (کا فتویٰ) رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے کتب معتمد و فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ آئمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہیں۔ یہ حکم فقہی تبرائی رافضیوں کا ہے۔ اگرچہ تبرا و انکار خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کے سوا ضروریاتِ دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔ **ولا حوط مافیہ قول المتکلمین انہم ضلال من کلاب النار و کنار دبہ ناخذ۔**

ترجمہ: یعنی یہ گمراہ ہیں جہنم کی آگ کے کتے ہیں اور کافر ہیں اور روافض زمانہ (شیعہ) تو ہرگز صرف تبرائی نہیں۔

علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں۔ یہاں تک کہ علماء کرام نے تصریح فرمائی، کہ جو انہیں کافر نہ جانیں وہ خود کافر ہے...... بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ وہ (شیعہ) کفر صریح میں ان کے عالم جاہل مرد، عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں۔

کفر اوّل:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں...... اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے متحمل جانے بالاجماع کافر و

مرتد ہے۔

کفر دوم:

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور دیگر آئمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوٰت والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے بہ اجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

...... بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں (شیعوں) کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ مرد رافضی (شیعہ) اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سُنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا، اولاد ولدالزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً والد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی، کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں، بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام، جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی پھر انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے۔ باجماع تمام آئمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لیے بھی یہی احکام ہیں۔ جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔

(تاریخی دستاویز صفحہ 65-66)

اہلِ سنت والجماعت علماء بریلی کے تاریخ ساز فتویٰ جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

(۱) غوث وقت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ۔

(۲) اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ۔

(۳) حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ۔

(۴) دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کا فتویٰ۔

(۵) دارالعلوم غوثیہ لاہور کا فتویٰ۔

(۶) جامعہ نظامیہ رضویہ کا فتویٰ۔

(ردالرفضہ کے حوالے سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ نقل کیا ہے جو اوپر مذکور ہوا)

اعلیٰ حضرت کی تصانیف ردّ شیعیت میں:

اعلیٰ حضرت نے ردّ شیعیت میں ردالرفضہ کے علاوہ متعدد رسائل لکھے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱) الادلۃ الطاعنۃ (روافض کی اذان میں کلمہ خلیفہ بلافصل کا شدید ردّ)

(۲) اعالی الافادہ فی تعزیۃ الہند و بیان الشہادۃ 1321ھ

(تعزیہ داری اور شہادت نامہ کا حکم)

(۳) جزاء اللہ عدوہ باباہ ختم النبوۃ 1317ھ (مرزائیوں کی طرح روافض کا بھی ردّ)

(۴) اللمعۃ الشمعۃ شیعۃ الشفعۃ 1312ھ

(تفضیل و تفسیق کے متعلق سات سوالوں کے جواب)

(۵) شرح المطالب فی مبحث ابی طالب 1316ھ ایک سو کتب تفسیر و عقائد وغیرہا سے ایمان نہ لانا ثابت کیا۔

ان کے علاوہ رسائل اور قصائد جو سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھے ہیں وہ شیعہ و روافض کی تردید ہیں۔ (تاریخی دستاویز صفحہ 114-113)

دیوبندی تنظیم سپاہ صحابہ پاکستان نے جامع مسجد حق نواز جھنگ صدر سے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے ''اہلِ سنت والجماعت علماء بریلی کے تاریخ ساز فتاویٰ''

جس میں مذکورہ کتاب تاریخی دستاویز از ضیاء الرحمٰن فاروقی کی صفحہ 114-113 کی عبارات جو اوپر مذکور ہوئیں نقل کی گئی ہیں۔

نام نہاد سپاہ صحابہ:

دیوبندی مذہب کی ترجمان نام نہاد سپاہ صحابہ نے جھنگ صدر سے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے:

اہم نکات تاریخی فتویٰ

مولانا امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ بریلوی:

(۱) شیعہ مرد یا شیعہ عورت سے نکاح حرام اور اولاد ولد الزنا۔

(۲) شیعہ کا ذبیحہ حرام۔

(۳) شیعہ سے میل جول سلام کلام اشد حرام۔

(۴) جو شخص شیعہ کے ملعون عقائد سے آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے باجماع تمام آئمہ دین خود کافر ہے۔

(پمفلٹ ''کیا شیعہ سنی بھائی بھائی ہیں'' صفحہ 11 طبع جھنگ)

قاضی مظہر حسین دیوبندی:

دیوبندی مولوی حسین احمد مدنی کے خلیفہ مجاز قاضی مظہر حسین دیوبندی آف چکوال لکھتے ہیں:

مسلک بریلویت کے پیشوا حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب مرحوم نے بھی ہندوستان میں فتنہ رفض کے انسداد میں بہت مؤثر کام کیا ہے روافض کے اعتراضات کے جواب میں اصحاب رسول کی طرف سے دفاع کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ بحث ماتم کے درمیان مولانا بریلوی کے فتاویٰ نقل کیے جا چکے ہیں۔ منکرین صحابہ کی تردید میں ردالرفضہ ... ردّ تعزیہ داری **الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ** وغیرہ آپ کے یادگار رسائل ہیں جن میں سنی شیعہ نزاعی پہلو سے آپ نے مذہب اہلسنت کا مکمل تحفظ کر دیا ہے۔ (بشارات الدارین صفحہ 529)

بریلوی مسلک کے امام مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم نے روافض کے خلاف اکابر علماء دیوبند سے بھی سخت فتویٰ دیا ہے چنانچہ:

آپ کا رسالہ ردالرفضہ جس کے شروع میں ہی ایک استفسار کے جواب میں لکھتے ہیں۔ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کی ہے اگرچہ صرف اس قدر انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے کتبِ معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ آئمہ ...... ترجیح و فتاویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ (ماہنامہ حق چار یار لاہور جون جولائی 1970ء صفحہ 50)

قاری اظہر ندیم:

قاری اظہر ندیم دیوبندی جلی عنوان کے ساتھ لکھتے ہیں۔

جدید وقدیم شیعہ کافر ہیں:

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتویٰ، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوے کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے پکے سچے سُنی بنیں۔

(کیا شیعہ مسلمان ہیں صفحہ 288)

قاضی احسان الحق شجاع آبادی، سجاد بخاری:

مولوی غلام اللہ خان دیوبندی کے نظریات کا ترجمان قاضی احسان الحق شجاع آبادی کی زیرنگرانی اور سجاد بخاری دیوبندی کی زیر ادارت نکلنے والے رسالے تعلیم القرآن میں لکھا ہوا ہے۔

دشمنان رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا فتویٰ۔

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں (شیعوں) کے بارے میں حکم قطعی بعد اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم مرتدین ہیں ان کے ہاتھوں کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ

سخت قہر الٰہی ہے اور اگر مرد سُنی اور عورت ان خبیثوں میں سے ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا بلکہ محض زنا ہوگا اور اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سُنی ہی ہو شرعاً والد الزنا کا کوئی باپ نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی زانیہ کے لئے مہر نہیں رافضی اپنی قریب کسی حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ الخ

(ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست ستمبر 1968ء ص 72)

محمد نافع دیوبندی:

دیوبندی مولوی محمد نافع آف محمدی شریف جھنگ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا فتویٰ نقل کیا کہ جو حضرت امیر معاویہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے کتا ہے اور پھر حضرت امیر معاویہ کی عظمت کے دفاع میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے چھے رسائل کا تذکرہ مع نام رسالہ کیا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ مذکورہ بالا رسائل میں علامہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر مطاعن اور اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے عمدہ صفائی پیش کی گئی ہے اور پرزور طریقہ سے دفاع کا حق ادا کیا ہے۔

(سیرت حضرت امیر معاویہ/ ج 1 صفحہ 655)

ضیاء الرحمان فاروقی دیوبندی نے ایک اشتہار مرتب کیا جو فیصل آباد سے شائع ہوا جس کا عنوان ہے "حضرت امیر معاویہ و اہل بیت رسول" اس میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا فتویٰ مذکورہ بالا دربار، حضرت امیر معاویہ نقل کیا گیا اصل الفاظ یہ ہیں جو شخص حضرت معاویہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز حرام ہے حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، اشتہار مذکورہ مطبوعہ اشاعت المعارف فیصل آباد یہ مذکورہ بالا فقرہ اشتہار میں جلی حروف میں ہے۔

دیوبندی تنظیم سپاہ صحابہ کی طرف سے پمفلٹ کونڈوں کی حقیقت میں بھی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا مذکورہ فتویٰ نقل کیا گیا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی کا قادیانیت کا شدید ردّ بلیغ کرنا
علمائے دیوبند کی زبانی

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی نے اپنے وقت کے تمام فتنوں کے خلاف زبردست جہاد فرمایا ان فتنوں میں ایک فتنہ قادیانیت بھی ہے مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیت کے خلاف امام احمد رضا بریلوی نے متعدد کتب لکھیں۔ آپ نے اپنی زندگی کی آخری کتاب بھی مرزائیوں کے ردّ میں لکھی ہے۔ جس کا نام ہے الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی، اس کے علاوہ فتاویٰ رضویہ ملاحظہ فرمائیں۔ مگر حقیقت کا انکار اور جھوٹ یہ دونوں چیزیں دیوبندی مذہب اور وہابی مذہب کی بنیاد ہیں ان کے بغیر ان کا چلنا مشکل ہے۔ دیوبندیوں، وہابیوں نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی جو قادیانیت کے لئے شمشیر بے نیام تھے کو مرزا قادیانی کے بھائی کا شاگرد قرار دے دیا۔ حالانکہ یہ ایسا من گھڑت حوالہ ہے جس کا ثبوت ان کے پاس موجود نہیں ہے۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت فاصل بریلوی کے بچپن میں چند کتابوں کے اُستاد مرزا غلام قادر بیگ مرحوم اور مرزا قادیانی کا بھائی دو الگ شخصیات ہیں۔ ان کی تفصیل مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے بریلویت کا تحقیقی جائزہ ہیں بیان کی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ دیوبند یو تم ڈوب مرو اگر مرزا غلام قادر بیگ (اعلیٰ حضرت کے استاد) اگر قادیانی یا مرزا قادیانی کے بھائی تھے تو یہ بتاؤ کہ اسی مرزا غلام قادر بیگ کو بریلی میں دیوبندی مدرسہ مصباح العلوم کے مدرس اول تمہارے اکابرین نے کیوں بنایا تھا دیکھئے: کتاب مولانا احسن نانوتوی مصدقہ مفتی شفیع وقاری طیب۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

اب ہم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا قادیانیت کے لئے شمشیر بے نیام ہونا علمائے دیوبند سے ثبوت نقل کرتے ہیں ملاحظہ کیجئے۔ دیوبندی وہابی حضرات کے قادیانیت نوازی کے ثبوت محفوظ ہیں۔ بوقت ضرورت شائع کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت:

دیوبندی تنظیم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو کہ دیوبندی حضرات کی محبوب تنظیم ہے۔ اس وقت ان کے امیر مولوی خان محمد آف کندیاں ہیں ان کی طرف سے ایک رسالہ شائع ہوا، اس میں صاف لکھا ہوا ہے:

نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی ہوتے دیکھ کر مولانا احمد رضا بریلوی تڑپ اُٹھے اور مسلمانوں کو مرزائی نبوت کے زہر سے بچانے کے لئے انگریز کے ظلم و بربریت کے دور میں علمِ حق بلند کرتے ہوئے اور شمع جرأت جلاتے ہوئے مندرجہ ذیل فتویٰ دیا جس کا صرف صرف قادیانیت کے سومنات کے لئے گرز محمود غزنوی ہے۔ قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی بناء پر اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے مرزائی اور مرزائی نوازوں کے بارے میں فتویٰ دیا قادیانی مرتد منافق ہیں مرتد منافق وہ کہ لب پر کلمہ اسلام پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا، اور اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی کی توہین یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے۔ اس کا ذبیح محض نجس اور مردار حرام قطعی ہے مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے اور میل جول چھوڑنے کو ظلم اور ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ کافر۔ (احکام شریعت 112-122، 177)

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی فرید نے مزید فرمایا کہ اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے تمام علاقے اس سے قطع کر دیں بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام ہے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر جانا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ/ ج6 صفحہ 51 مولانا احمد رضا خان بریلوی عشق خاتم النبیین صفحہ 5،4)

یہی عبارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی شائع کردہ کتاب قادیانیت صفحہ 76 از محمد طاہر رزاق میں موجود ہے۔

تنظیم مذکورہ کی طرف سے ایک کتاب بنام قادیانیت ہماری نظر میں شائع ہوئی ہے اس میں ایک باب ہے قادیانیت علماء کرام کی نظر میں اس میں سب سے پہلا

نام اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا لکھا ہے۔ احکام شریعت اور فتاویٰ رضویہ کے حوالہ سے اور قادیانیت میں اعلیٰ حضرت بریلوی کی عبارات نقل کی گئی ہیں۔

دیوبندی تنظیم مذکورہ نے ننکانہ سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا فتویٰ مرزائیوں کی تکفیر کا اشتہار کی صورت میں شائع کیا ہے۔

پروفیسر خالد شبیر دیوبندی:

لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا بریلوی کے نام نامی سے کون واقف نہیں علم وفضل اور تقویٰ میں ایک خاص مقام حاصل ہے ذیل میں ان کا ایک فتویٰ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب 1320ء پیش کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے مرزا صاحب کے کفر کو بدلائل عقلیہ ونقلیہ ثابت کیا ہے اس فتویٰ سے جہاں مولانا کے کمال علم کا احساس ہوتا ہے۔ وہاں مرزا غلام احمد کے کفر کے بارے میں ایسے دلائل بھی سامنے آتے ہیں کہ جن کے بعد کوئی ذی شعور مرزا صاحب کے اسلام اور اس کے مسلمان ہونے کا تصور نہیں کرسکتا۔

(تاریخ محاسبہ قادیانیت صفحہ 455)

علوم وفنون سے فراغت کے بعد آپ نے ساری زندگی تصنیف وتالیف اور درس وتدریس میں بسر کردی۔ مولوی صاحب نے تقریباً پچاس علوم وفنون میں کتب و رسائل تحریر کیے ہیں۔

(تاریخ محاسبہ قادیانیت صفحہ 456)

اللہ وسایا دیوبندی:

دیوبندی مولوی اللہ وسایا نے مرزائیت کی تردید میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے چار رسائل کا تذکرہ کیا ہے۔

(قادیانیت کے خلاف قلمی جہاں کی سرگزاشت صفحہ 414)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی کتاب السوء والعقاب علی المسیح الکذاب پر اللہ وسایا دیوبندی نے یہ تبصرہ کیا۔

یہ کتابچہ دراصل ایک فتویٰ ہے جس میں روشن دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

مرزائی قادیانی، دعویٰ نبوت و رسالت، انبیاء علیہم السلام کی توہین کے ارتکاب کے باعث ضروریات دین کے افکار کے بموجب مرتد تھا وہ اور اس کے ماننے والے سب دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ومرتد ہیں۔ ان سے نکاح شادی میل جول کے تمام وہی احکام ہیں جو مرتد کے ہوتے ہیں۔

(کتاب مذکور صفحہ 168)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی کتاب الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی پر اللہ وسایا کا تبصرہ یہ قادیانی مرتد پر خدائی خنجر اس کے نام کا ترجمہ ہے...... مصنف کی یہ آخری تصنیف ہے۔

(کتاب مذکور صفحہ 107)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے لشکر کے ایک سپاہی مناظر اعظم مولانا محمد عمر اچھروی کی کتاب مقیاس نبوت پر تبصرہ ملاحظہ کیجئے۔ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین جناب مولانا محمد عمر اچھروی ایک نامور خطیب اور مناظر تھے۔ وہ فریق مخالف پر گرفت مضبوط رکھنے میں بڑی مہارت رکھتے تھے...... مقیاس نبوت جس کے دو حصے ہیں ...... اس میں سوال جواب کے طرز میں مرزائیوں کے سینکڑوں سوالات کے جوابات کافی وشافی دندان شکن دیئے گئے ہیں ...... ان عنوان پر مناظرہ کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ہر مناظر کے لئے فائدہ کا باعث ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں۔

(کتاب مذکور صفحہ 308)

یاد رہے کہ مقیاس نبوت دو حصوں میں نہیں بلکہ مبسوط تین جلدوں میں ہے کتاب مذکور میں متعدد اکابرین اہلِ سنت بریلوی کے ردّ قادیانیت میں تحریری خدمات کا تذکرہ ہے اور علماء اہلِ سنت بریلوی کی تحریک ختم نبوت میں خدمات کو اللہ وسایا دیوبندی نے ایمان پرور یادیں میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

عبدالقادر رائے پوری:

ایک مرتبہ فرمایا کہ مولوی احمد رضا خان صاحب نے ایک دفعہ مرزائیوں کی کتابیں منگوائیں تھیں اس غرض سے کہ ان کی تردید کریں گے۔ میں نے بھی دیکھیں قلب پر اتنا اثر ہوا کہ اس طرف میلان ہوگیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ (مرزائی سچے ہیں)۔

(سوانح مولانا عبدالقادر رائے پوری صفحہ 56)

حرفِ آخر

قارئین کرام! ان تمام حوالہ جات سے یہ بات اظہر من الشّمس ہوگئی کہ امام اہلسنت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خان محدث بریلوی کے خلاف دیو بندی، وہابی حضرات کا پراپیگنڈا جھوٹ اور غلط ہے اور یہ بات اپنے ہی نہیں بلکہ اغیار بھی مانتے ہیں کہ علم وفضل ہو یا تقویٰ وطہارت ہو، عشق رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہو۔ ان میں امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا کوئی بھی ثانی نہیں۔ امام احمد رضا محدث بھی تھے اور فقیہہ بھی تھے۔ مجدد بھی تھے اور مفسر بھی تھے محقق تھے اور مدقق بھی۔ امام احمد رضا بریلوی ان تمام اوصاف وکمالات اور تمام علوم فنون کے جامع وماہر تھے۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے دور کی ہر گمراہی اور ہر فتنے کے خلاف زبردست جہاد کیا اور کبھی بھی کسی بدمذہب، بے دین کے لیے کوئی تعریفی جملہ نہ کہا اور نہ لکھا اور قرآن مجید کا ترجمہ کیا وہ تقدیس الوہیت اور شان رسالت کا پاسبان ہے اور یہ وہ چیزیں ہیں جن کا آپ کے مخالفین کو بھی اعتراف ہے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا پیغام بھی سن لیجئے۔

ہے یہ پیغام سرکار احمد رضا	بارگاہِ نبی کے رہو باوفا
اُن کے پیغام سے منحرف جو ہوا	دین حق سے یقیناً پھسل جائے گا
جن کا اسم گرامی ہے احمد رضا	ہیں وہی اصل میں دین کے پیشوا
مان لے گا انہیں مومن باوفا	اور گستاخ کا دل ان سے جل جائیگا

آخر میں دعا کرتے ہیں، کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے مذہب حق اہلسنت وجماعت پر ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے پیغام کو پھیلانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت مسلمانوں کے روزمرّہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ چھ سال سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت کے زیرِ اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو 9:30 تا 10:30 ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں ہر ماہ کی پہلی اور تیسری پیر کو درس قرآن ہوتا ہے۔ جس میں حضرت علامہ مولانا عرفان ضیائی صاحب درس قرآن دیتے ہیں اور اس کے علاوہ باقی دو پیر مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔